مکتبہ دار الفکر دیوبند

فہرست مضامین میزان ومنشعب اردُو

فعل نہی کا بیان

اسمائے مشتقہ کا بیان

منشعب اردو

ثلاثی مجرد کا بیان

ثلاثی مزید فیہ کا بیان

رباعی کا بیان

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی

ہدایات برائے معلمین

۱- سبق یاد کرانے سے قبل طلبہ سے ایک مرتبہ سبق پڑھوا کر سن لیا جائے، تا کہ طلبہ الفاظ کے تلفظ میں غلطی کرنے سے محفوظ رہیں۔

۲- کوشش یہ رہے کہ سبق رات ہی کو سن لیا جائے، سبق میں غلطی تو درکنار، اٹک کو بھی روا نہ رکھا جائے۔

۳- گھنٹے کے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کر لیا جائے، پہلے حصے میں باقی ماندہ طلبہ کا سبق سنا جائے، دوسرے حصے میں جو سبق سنا ہے اس کو آسان اور مختصر انداز میں سمجھا کر اس کی تمرین کرائی جائے، تیسرے حصے میں آموختہ سن کر اجراء کرایا جائے اور چوتھے حصے میں آگے سبق پڑھایا جائے۔

۴- سبق اسی وقت سمجھایا جائے جب کہ تمام طلبہ سبق اچھی طرح یاد کر کے سنا دیں۔ سبق سنانے سے پہلے سمجھانے کی صورت میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ نہیں پاتے۔

۵- سبق کو سمجھانے میں طول بیانی اختیار کرنے کے بجائے، اختصار کا پہلو اپناتے ہوئے زیادہ زور مشق وتمرین پر صرف کیا جائے، اسباق کے بعد جو تمرین دی گئی ہے اس کو مکمل طور پر حل کرانے کے ساتھ، اسی طرز کے اردو صیغے لکھوا کر طلبہ کو ان کی عربی بنا کر لانے کا مکلّف کیا جائے۔

۶- آموختہ کی مقدار کم ہونے کی صورت میں ہر روز پورا آموختہ سنا جائے، اور جب مقدار زیادہ ہو جائے تو حسب موقع اس کو دو یا زیادہ حصوں میں تقسیم کر کے سنا جائے، کوشش یہ رہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ پورا آموختہ ضرور نکل جائے۔

۷- آموختہ سننے کے بعد اس انداز سے اجراء کرایا جائے کہ طالبِ علم نہ صرف پڑھی ہوئی ایک ایک اصطلاح کی شناخت کرے، بلکہ متعلقہ مثال پر ہر اصطلاح کی تعریف فٹ کر کے اس کی وجہ شناخت بھی بیان کرے۔

۸- اجراء وتمرین کے لئے ایک اچھے طالب علم کے ساتھ دو تین متوسط اور کمزور طلبہ کو جوڑ کر مختلف جماعتیں بنادی جائیں، اور ان کو اس کا مکلّف بنایا جائے کہ وہ سب مل کر اجراء وتمرین کریں اور جو اچھے طلبہ ہیں وہ اجراء وتمرین میں اپنے کمزور ساتھیوں کا تعاون کریں۔

۹- ذیل میں نمونے کے طور پر اجراء کے دو طریقے لکھے جاتے ہیں:

پہلا طریقۂ اجراء

جن طلبہ کا ذہن اچھا ہو، اُن سے اِس طرح اجراء کرایا جائے:

فعل کا اجراء

فعل ماضی کا اجراء:

قَدْ حَمِدَ خَالِدٌ (خالد نے تعریف کی ہے): قَدْ حَمِدَ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے زمانۂ ماضی پایا جا رہا ہے۔ فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے؛ اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدی میں سے فعل متعدی ہے؛ اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا؛ بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے فعل ماضی ہے؛ اس لیے کہ یہ زمانۂ گذشتہ سے تعلق رکھتا ہے۔ فعل ماضی کی چھؤ وں قسموں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی میں سے ماضی قریب ہے؛ اس لیے کہ یہ قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ایک کام پر دلالت کرتا ہے۔ ماضی قریب کی چاروں قسموں: ماضی قریب مثبت معروف، ماضی قریب مثبت مجہول، ماضی قریب منفی معروف اور ماضی قریب منفی مجہول میں سے ماضی قریب مثبت معروف ہے؛ اس لیے کہ یہ قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں ایک کام کے کرنے پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے، یعنی اس کا فاعل معلوم ہے۔ یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: اُس ایک مرد نے تعریف کی ہے۔

حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (حا، میم، دال)۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مجرد ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔ ثلاثی مجرد کی دونوں قسموں: مطرد اور شاذ میں سے مطرد ہے؛ اس لیے کہ اس کا وزن زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد

مطرد کے پانچوں ابواب: باب نصر، باب ضرب، باب سمع، باب فتح اور باب کرم میں سے باب سمع سے ہے؛ اس لیے کہ یہ ماضی میں عین کلمے کے کسرے اور مضارع میں عین کلمے کے فتحے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔[1]

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے فعل صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

فعل مضارع کا اجراء:

لَا یُجِیْبَانِ : لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے زمانۂ حال پایا جارہا ہے۔ فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے؛ اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدی میں سے فعل متعدی ہے؛ اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا نہیں ہوتا؛ بلکہ اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے فعل مضارع ہے؛ اس لیے کہ یہ زمانہ موجودہ میں ایک کام پر دلالت کر رہا ہے۔ فعل مضارع کی دونوں قسموں: فعل مضارع مطلق اور فعل مضارع مقید میں سے فعل مضارع مطلق ہے؛ اس لیے کہ اس میں ''لَــنْ'' وغیرہ کی قید نہیں ہے۔ فعل مضارع مطلق کی چاروں قسموں: بحث اثبات فعل مضارع معروف، بحث اثبات فعل مضارع مجہول، بحث نفی فعل مضارع معروف اور بحث نفی فعل مضارع مجہول میں سے بحث نفی فعل مضارع معروف ہے؛ اس لیے کہ یہ زمانۂ موجودہ میں ایک کام کے نہ کرنے پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی نسبت فاعل کی طرف ہے، یعنی اس کا فاعل معلوم ہے۔ یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: وہ دونوں مرد جواب نہیں دیتے ہیں۔

حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروف اصلی ہیں (جیم، واؤ، باء)۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مزید فیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ زائد حرف (ہمزہ)

(۱) جب ''خاصیات'' کی بحث پڑھ لیں، تو یہاں پہنچ کر یہ بھی بتائیں کہ اس میں کونسی خاصیت پائی جارہی ہے۔

بھی ہے۔ثلاثی مزید فیہ کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی میں سے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی ہے؛ اس لیے کہ یہ اگر چہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہوگیا ہے؛ مگر اس میں خاصیت کے قبیل سے دوسرے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی باہمزۂ وصل اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزۂ وصل میں سے ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزۂ وصل ہے؛ اس لیے کہ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بر باعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ ابواب: باب افعال، باب تفعیل، باب تفعل باب مفاعلۃ اور باب تفاعل میں سے بابِ افعال سے ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے معتل ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروف اصلی میں حرفِ علت (واؤ) ہے۔معتل کی دونوں قسموں: معتل بیک حرف اور معتل بدوحرف میں سے معتل بیک حرف ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ایک حرفِ علت ہے۔ معتل بیک حرف کی تینوں قسموں: مثال، اجوف اور ناقص میں سے اجوف ہے؛ اس لیے کہ اس کے عین کلمے کی جگہ حرفِ علت ہے۔اس میں "یَقُوْلُ" کے قاعدے کے مطابق تعلیل ہوئی ہے، یہ اصل میں یُجْوِبَانِ بروزنِ یُکْرِمَانِ تھا، واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، پھر واؤ ساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا، یُجِیْبَانِ ہوگیا۔

فعل امر کا اجراء:

اِرْجِعِیْ: لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور اس میں تینوں زمانوں میں سے زمانۂ آئندہ پایا جارہا ہے۔فعل کی دونوں قسموں فعل متصرف اور فعل غیر متصرف میں سے فعل متصرف ہے؛ اس لیے کہ اس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دونوں قسموں فعل لازم اور فعل متعدی میں سے فعل لازم ہے؛ اس لیے کہ یہ صرف فاعل پر پورا ہوجاتا ہے، یعنی اسے مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہے۔

زمانے کے اعتبار سے فعل متصرف کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے امر ہے؛ اس لیے

کہ یہ زمانۂ آئندہ میں فاعلِ مخاطب سے ایک کام کے کرنے کی طلب پر دلالت کررہا ہے۔

حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے فعل متصرف کی دونوں قسموں: ثلاثی اور رباعی میں سے ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (راء، جیم، عین)۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے ثلاثی مجرد ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔ ثلاثی مجرد کی دونوں قسموں: مطرد اور شاذ میں سے مطرد ہے؛ اس لیے کہ اس کا وزن زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد مطرد کے پانچ ابواب: باب نصر، باب ضرب، باب سمع، باب فتح اور باب کرم میں سے بابِ ضرب سے ہے اس لیے کہ یہ ماضی میں عین کلمے کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمے کے کسرے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے فعل صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اسم کا اجراء

اسم مشتق کا اجراء:

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس ایک جاننے والا مرد آیا): **عَالِمٌ** لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہورہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جارہا ہے۔

اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے اسم مشتق ہے؛ اس لیے کہ یہ مصدر (**العلمُ**) سے نکلا ہے۔ اسم مشتق کی چھ قسموں: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف، اسم آلہ، اسم تفضیل اور صفتِ مشبہ میں سے اسم فاعل ہے؛ اس لیے کہ یہ مصدرِ معروف سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں معنیٔ مصدری بطورِ حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے زمانۂ مستقبل میں قائم ہیں، یہ واحد مذکر کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: جاننے والا ایک مرد۔

حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے اسم مشتق ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروف اصلی ہیں۔ اسم مشتق ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے اسم مشتق ثلاثی مجرد ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی (**عَلِمَ**) میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ

کوئی زائد حرف نہیں ہے۔
حروف کی اقسام کے اعتبار سے اسم کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے اسم مشتق صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

مصدر کا اجراء:

سَرَّنِیْ إِنْشَادُ الشَّاعِرِ (مجھے شاعر کی شعر گوئی نے خوش کر دیا): إِنْشَادُ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔
اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے مصدر ہے؛ اس لیے کہ یہ ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے جو غیر (یعنی شاعر) کے ساتھ قائم ہیں اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہیں۔
حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے مصدرِ ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں۔ ثلاثی کی دونوں قسموں: ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ میں سے مصدرِ ثلاثی مزید فیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ ایک زائد حرف یعنی ہمزۂ قطعی ہے۔ مصدرِ ثلاثی مزید فیہ کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی میں سے مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہے؛ اس لیے کہ یہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر نہیں ہوا ہے، اور اس میں خاصیت کے قبیل سے دوسرے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دونوں قسموں: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل اور ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل میں سے مصدرِ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل ہے؛ اس لیے کہ اس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ ابواب: باب افعال، باب تفعیل، باب تفعل باب مفاعلۃ اور باب تفاعل میں سے بابِ افعال سے ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔
حروف کی اقسام کے اعتبار سے چار قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے مصدرِ صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اسم جامد کا اجراء:

أَكَلْتُ السَّفَرْجَلَ (میں نے بہی کھائی): سَفَرْجَلٌ لفظ کی دونوں قسموں موضوع اور مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ لفظ موضوع کی دونوں قسموں مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے، کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہو رہے ہیں اور (اصل وضع کے اعتبار سے) تینوں زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جا رہا ہے۔

اسم کی تینوں قسموں: مصدر، مشتق اور جامد میں سے اسم جامد ہے؛ اس لیے کہ نہ خود یہ کسی سے بنا ہے اور نہ اس سے کوئی بنتا ہے۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم جامد کی تینوں قسموں: ثلاثی، رباعی اور خماسی میں سے خماسی ہے؛ اس لیے کہ اس میں پانچ حروفِ اصلی ہیں۔ خماسی کی دونوں قسموں: خماسی مجرد اور خماسی مزید فیہ میں سے خماسی مجرد ہے؛ اس لیے کہ اس میں پانچ حروفِ اصلی کے علاوہ کوئی زائد حرف نہیں ہے۔

حروف کی اقسام کے اعتبار سے اسم جامد کی چاروں قسموں: صحیح، مہموز، معتل اور مضاعف میں سے اسم جامد صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

اجراء کا دوسرا طریقہ

جن طلبہ کا ذہن کمزور ہو، اُن پر مذکورہ بالا طریقۂ اجراء کا بوجھ نہ ڈالا جائے؛ بلکہ اُن سے اس طرح اجراء کرایا جائے کہ استاذ سوال کرے اور طالب علم جواب دے، مثلاً:

س: مُجِيْبٌ لفظ کی کونسی قسم ہے؟

ج: موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے، اس کے معنی ہیں: مدد کرنے والا۔

س: لفظ موضوع کی کونسی قسم ہے؟

ج: مفرد ہے؛ اس لیے کہ اکیلا ہے اور ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔

س: مفرد کا کوئی اور نام بھی ہے؟

ج: جی ہاں! مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔

س: یہ کلمے کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم ہے؛ اس لیے کہ اس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر معلوم ہورہے ہیں اور وضع کے اعتبار سے تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہیں پایا جارہا ہے۔

س: اسم کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم مشتق ہے؛ اس لیے کہ یہ مصدر سے نکلا ہے۔

س: اسم مشتق کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم فاعل ہے؛ اس لیے کہ یہ مصدر معروف سے نکلا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں معنیٔ مصدری بطورِ حدوث (یعنی تینوں زمانوں میں سے زمانۂ مستقبل میں) قائم ہیں۔

س: یہ اسم فاعل کا کونسا صیغہ ہے، اور اس کے کیا معنی ہیں؟؟

ج: یہ واحد مذکر کا صیغہ ہے، اس کے معنی ہیں: مدد کرنے والا ایک مرد۔

س: حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے یہ اسم کی کونسی قسم ہے؟

ج: ثلاثی ہے؛ اس لیے کہ اس میں تین حروفِ اصلی ہیں (یعنی جیم، واوٗ، باء)۔

س: یہ مصدرِ ثلاثی کی کونسی قسم ہے؟

ج: ثلاثی مزید فیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی أَجَــــابَ میں تین حروفِ اصلی کے علاوہ ایک زائد حرف (یعنی ہمزۂ قطعی) بھی ہے۔

س: ثلاثی مزید فیہ کی کونسی قسم ہے؟

ج: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہے؛ اس لیے کہ یہ حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر نہیں ہوا ہے۔

س: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی کونسی قسم ہے؟

ج: ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل نہیں ہے۔

س: یہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے کونسے باب سے ہے؟

ج: ''بابِ افعال'' سے ہے؛ اس لیے کہ اس کی ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ قطعی ہے۔

س: حروف کی اقسام کے اعتبار سے یہ اسم کی کونسی قسم ہے؟

ج: اسم مشتق صحیح ہے؛ اس لیے کہ اس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ، حرفِ علت اور دو حرف ایک جنس کے نہیں ہیں۔

صاحبِ میزان الصرف کا مختصر تعارف

میزان الصرف کے مصنف کون ہیں؟ اس سلسلے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں؛ لیکن چوں کہ جمہور علماء کے نزدیک میزان الصرف کے مصنف شیخ سراج الدین اودھی ہیں، اس لیے ذیل میں انھی کے حالات درج کیے جاتے ہیں۔

آپ کا نام عثمان ہے، لقب سراج الدین، اخی سراج اودھی سے مشہور ہیں، ریاست اودھ کے باشندے تھے اس لئے اودھی کہے جاتے ہیں، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ لکھنوتی ریاست بنگال کے باشندے تھے، آپ بہت بڑے ولی اور صاحب ریاضت تھے، مشائخ چشت میں آپ کا شمار تھا۔

نوعمری میں سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء محمد بدایونی دہلوی کی خدمت میں دہلی پہنچے اور آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگئے۔ پھر حضرت ہی کے ایماء پر تحصیل علم کے لئے غیاث پور، مولانا فخر الدین زرادی کی خدمت میں حاضر ہوکر علم صرف کی مختلف کتابیں پڑھیں اس کے بعد سلطان المشائخ کے دوسرے مرید مولانا رکن الدین اندر پتی سے کافیہ، مفصل، قدوری اور مجمع البحرین پڑھی، اس کے بعد بھی پڑھنے کا سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ علوم و فنون میں کامل مہارت حاصل کرنے کے ساتھ فتویٰ نویسی اور تدریس میں بھی کمال پیدا کرلیا۔ صاحب ''خزینۃ الاصفیاء'' کا بیان ہے کہ: ''آپ چھ ماہ کے عرصہ میں علم کے اِس مقام پر پہنچ گئے تھے کہ بڑے سے بڑے عالم کو بھی آپ سے بحث ومناظرہ کی ہمت نہ ہوتی تھی''۔

حضرت سلطان المشائخ کے انتقال کے تین سال بعد بنگال کا سفر کیا، بنگال میں آپ کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ شیخ علاء الحق پنڈولی بنگالی، جن کی ولایت کے آگے سارا بنگال سرنگوں ہے، آپ ہی کے خلیفہ تھے۔ میزان الصرف اور ہدایۃ النحو حسبِ تصریح صاحب ''تعداد العلوم'' آپ ہی کی تصنیف ہیں۔

۷۵۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ ''عارف امجد سراج الدین'' سے تاریخ وفات برآمد ہوتی ہے۔ [حالات المصنفین، ظفر المحصلین، سیر الاولیاء]

سبق (۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ . وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ: مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أجْمَعِيْنَ .

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے، اور بہترین انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے، اور رحمتِ کاملہ نازل ہو اللہ کے رسول محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد اور آپ کے تمام صحابہ پر۔[1]

جان لیجئے- اللہ تعالی آپ کو دونوں جہان میں نیک بخت بنائے- کہ تمام افعالِ متصرفہ

(۱) علم صرف: وہ علم ہے جس سے صیغوں کی شناخت، الفاظ کی مختلف شکلیں بنانے اور اُن میں تغیر کرنے کا طریقہ اور ایک کلمے سے دوسرا کلمہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہو۔

علم صرف کا موضوع: افعالِ متصرفہ اور اسمائے متمکنہ غیر جامدہ ہیں۔

غرض وغایت: اس علم کی یہ ہے کہ انسان کلام عرب کے مفردات کو بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

مدوّن: مشہور یہ ہے کہ علم صرف کو معاذ بن مسلم الفراء (متوفی ۱۸۷ھ) نے وضع کیا، پھر اُن کے شاگرد امام علی کسائی (متوفی ۱۸۹ھ) نے اس کو ترقی دی، اس کے بعد کسائی کے شاگرد ابوزکریا یحییٰ الفراء (متوفی ۲۰۷ھ) نے اس کو باضابطہ مدون کیا، اس سے پہلے یہ ''علم نحو'' ہی کی ایک شاخ سمجھا جاتا تھا۔

فائدہ: جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اُس کو لفظ کہتے ہیں، لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔

موضوع: وہ لفظ ہے جو معنی دار ہو؛ جیسے: زید۔ مہمل: وہ لفظ ہے جو معنی دار نہ ہو؛ جیسے: دیز (زید کا الٹا)۔ لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب۔

مفرد: وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

اسم، فعل اور حرف کی تعریف بندہ کی کتاب ''نحو میر اُردو'' (ص:۱۹) میں دیکھ کر یاد کر لی جائے۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: فعل متصرف، فعل غیر متصرف۔

فعل متصرف: وہ فعل ہے جس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال ہوتے ہوں؛ جیسے: ضرب، نَصَرَ .

فعل غیر متصرف: وہ فعل ہے جس کے مصدر سے ماضی، مضارع اور امر تینوں استعمال نہ ہوتے ہوں؛ جیسے: عَسٰی، نِعْمَ .

پھر مفعول بہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: فعل لازم اور فعل متعدی۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، اُسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو؛ جیسے: ذَهَبَ .

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ اُسے مفعول بہ کی ضرورت ہو؛ جیسے: نَصَرَ .

کی تین قسمیں ہیں: (۱) ماضی (۲) مستقبل (۳) حال[1]۔ اور جو افعالِ متصرفہ اِن تین کے علاوہ ہیں، وہ اِنہی تینوں سے نکلتے ہیں۔

سبق (۲)

ماضی: ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانۂ گذشتہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اُس کا آخری حرف فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، خواہ اُس کے حروف کم ہوں یا زیادہ؛ مثلاً: **فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ، فَعْلَلَ**؛ جیسے: **ضَرَبَ، سَمِعَ، کَرُمَ، بَعْثَرَ**۔ لیکن اگر کوئی مجبوری ہو تو ماضی کا آخری حرف فتحہ پر مبنی نہیں ہوتا (مثلاً اگر آخر میں واؤ ہو، تو اُس کا آخری حرف ضمہ پر مبنی ہوتا ہے؛ جیسے: **فَعَلُوْا**۔[2] اور اگر آخر میں ضمیر متحرک ہو، تو اُس کا آخری حرف سکون پر مبنی ہوتا ہے جیسے: **فَعَلْتَ**)۔[3]

مستقبل: ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانۂ آئندہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اُس کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے؛ مثلاً: **یَفْعِلُ، یَفْعَلُ، یَفْعُلُ، یُفَعْلِلُ**؛ جیسے: **یَضْرِبُ، یَسْمَعُ، یَکْرُمُ، یُبَعْثِرُ**۔ مگر یہ کہ کوئی مجبوری ہو (یعنی اگر فعل مستقبل پر کوئی عاملِ ناصب یا جازم داخل ہو، تو وہاں اُس کا آخر مرفوع نہیں ہوتا؛ بلکہ منصوب یا مجزوم ہوتا ہے؛ جیسے: **لَنْ یَّفْعَلَ، لَمْ یَفْعَلْ**۔

حال: ایسے فعل کو کہتے ہیں جو زمانۂ موجودہ سے تعلق رکھتا ہو۔ حال کے صیغے مستقبل کے صیغوں کی طرح ہوتے ہیں۔

سبق (۳)

ماضی اور مضارِع میں سے ہر ایک کے چودہ صیغے[4] آتے ہیں:

تین اُن میں سے مذکر غائب کے لیے ہیں (واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر

---

(۱) عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے ایک ہی فعل آتا ہے، اُس کو مضارِع کہا جاتا ہے؛ لہٰذا مصنف کا حال اور مستقبل کو الگ الگ قسم قرار دینا درست نہیں۔ افعال متصرفہ کی تین قسمیں یہ ہیں: ماضی، مضارع اور امر۔

(۲) یہاں مجبوری یہ ہے کہ واؤ اپنے سے پہلے ضمہ چاہتا ہے، اس لیے یہاں آخری حرف کو فتحہ کے بجائے ضمہ دیتے ہیں۔

(۳) یہاں مجبوری یہ ہے کہ اگر آخری حرف کو فتحہ دیں گے، تو ایک ہی کلمے میں مسلسل چار حروف متحرک ہو جائیں گے، اور اہل عرب اس کو پسند نہیں کرتے، اس مجبوری کی بناء پر یہاں آخری حرف کو فتحہ کے بجائے سکون دیتے ہیں۔

(۴) صیغہ: لفظ کی وہ مخصوص شکل ہے جو حرکات وسکنات اور حروف کی ترتیب سے حاصل ہو اور مخصوص معنی پر دلالت کرے۔

غائب)۔ تین مؤنث غائب کے لیے ہیں (واحد مؤنث غائب، تثنیہ مؤنث غائب جمع مؤنث غائب)۔ تین مذکر حاضر کے لیے ہیں (واحد مذکر حاضر، تثنیہ مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر)۔ تین مؤنث حاضر کے لیے ہیں (واحد مؤنث حاضر، تثنیہ مؤنث حاضر، جمع مؤنث حاضر)۔ اور دو حکایتِ نفسِ متکلم کے لیے ہیں (واحد مذکر و مؤنث متکلم، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم)۔[1]

حکایت نفسِ متکلم کے پہلے صیغے میں واحد مذکر و مؤنث برابر ہیں، اور حکایت نفسِ متکلم کے دوسرے صیغے میں تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث بھی برابر ہیں۔

سبق (۴)

ماضی اور مضارِع میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: معروف اور مجہول۔[2] پھر اِن میں سے بھی ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مثبت اور منفی۔[3]

---

(۱) **صیغوں کی پہچان کا طریقہ**:

ماضی: کے واحد مذکر غائب کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی۔ تثنیہ مذکر غائب کے آخر میں الف ضمیر، جمع مذکر غائب کے آخر میں واؤ ضمیر، واحد مؤنث غائب کے آخر میں تائے تانیث، تثنیہ مؤنث غائب کے آخر میں الف ضمیر اور تائے تانیث، جمع مؤنث غائب کے آخر میں نونِ ضمیر، واحد مذکر غائب کے آخر میں "تَ" ضمیر، تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر کے آخر میں "تُمَا" ضمیر، جمع مذکر حاضر کے آخر میں "تُمْ" ضمیر، واحد مؤنث حاضر کے آخر میں "تِ" ضمیر، جمع مؤنث حاضر کے آخر میں "تُنَّ" ضمیر، واحد متکلم کے آخر میں "تُ" ضمیر اور جمع متکلم کے آخر میں "نَا" ضمیر ہوتی ہے۔

مضارِع: کے واحد مذکر غائب کے شروع میں یاء ہوتی ہے اور آخر میں کچھ نہیں ہوتا۔ تثنیہ مذکر غائب کے شروع میں یاء اور آخر میں الف ضمیر اور نونِ اعرابی ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب کے شروع میں یاء اور آخر میں واؤ ضمیر اور نون اعرابی ہوتا ہے۔ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر کے شروع میں تاء ہوتی ہے اور آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی۔ تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے شروع میں تاء اور آخر میں الف ضمیر اور نون اعرابی ہوتا ہے۔ جمع مؤنث غائب کے شروع میں یاء اور آخر میں نون ضمیر ہوتا ہے۔ جمع مذکر حاضر کے شروع میں تاء اور آخر میں واؤ ضمیر اور نون اعرابی ہوتا ہے۔ واحد مؤنث حاضر کے شروع میں تاء اور آخر میں یاء ضمیر اور نون اعرابی ہوتا ہے۔ جمع مؤنث حاضر کے شروع میں تاء اور آخر میں نون ضمیر ہوتا ہے۔ واحد متکلم کے شروع میں ہمزہ، اور جمع متکلم کے شروع میں نون ہوتا ہے، آخر میں کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) معروف: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو، یعنی اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: سَمِعَ. مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو، یعنی اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: نُصِرَ.

(۳) مثبت: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو۔ منفی: وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو۔

فائدہ: ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

ماضی مطلق: وہ فعل ہے جو مطلق زمانۂ گذشتہ میں کسی کام پر دلالت کرے۔ ماضی مطلق کی چار قسمیں ہیں: (۱) بحث اثبات فعل ماضی معروف (۲) بحث اثبات فعل ماضی مجہول (۳) بحث نفی فعل ماضی معروف (۴) بحث نفی فعل ماضی مجہول۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: فَعَلَ (کیا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)، دَخَلَ (داخل ہوا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: فَعَلَ، فَعَلَا، فَعَلُوْا، فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، فَعَلْنَ، فَعَلْتَ، فَعَلْتُمَا، فَعَلْتُمْ، فَعَلْتِ، فَعَلْتُمَا، فَعَلْتُنَّ، فَعَلْتُ، فَعَلْنَا .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اثبات فعل ماضی معروف کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

فَصَلَ (جدا کرنا)، فَتَلَ (بٹنا)، شَهِدَ (گواہی دینا)، مَنَعَ (روکنا)، لَطُفَ (پاکیزہ ہونا)، نَعِمَ (خوش حال ہونا)، قَرُبَ (نزدیک ہونا)، صَبَغَ (رنگنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

فَعَلْتُمْ، فَعَلْتَ، فَصَلَتَا، صَبَغْتُنَّ، نَعِمُوْا، قَرُبْنَ، مَنَعْتُمَا، لَطُفْنَا، فَتَلَا، شَهِدْتِ .

سبق (۵)

ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل ماضی معروف تھی، جب آپ فعل ماضی مجہول بنانا چاہیں، تو فائے فعل[۱] کو ضمہ دیں، اور عینِ فعل کو کسرہ دیں دو حالتوں میں (یعنی جب کہ وہ مفتوح یا مضموم ہو)، اور لام کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں، تو فعل ماضی مجہول بن

(۱) جو حرف ''فَعَلَ'' کے ''فاء'' کی جگہ واقع ہو اُس کو فاء کلمہ، جو ''عین'' کی جگہ واقع ہو اُس کو عین کلمہ اور جو ''لام'' کی جگہ واقع ہو اُس کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ بالفاظ دیگر حروفِ اصلی میں سے پہلے حرف کو فاء کلمہ، دوسرے حرف کو عین کلمہ اور تیسرے حرف کو لام کلمہ کہا جاتا ہے۔ اور اگر فعل رباعی (چار حرفی) ہو، تو اُس کے تیسرے حرف کو لامِ اول اور چوتھے حرف کو لامِ ثانی کہتے ہیں۔

جائے گا؛ جیسے: فَعَلَ سے فُعِلَ.[1]

بحث اثبات فعل ماضی مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کیئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: فُعِلَ (کیا گیا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: فُعِلَ، فُعِلَا، فُعِلُوا، فُعِلَتْ، فُعِلَتَا، فُعِلْنَ، فُعِلْتَ، فُعِلْتُمَا، فُعِلْتُمْ، فُعِلْتِ فُعِلْتُمَا، فُعِلْتُنَّ، فُعِلْتُ، فُعِلْنَا.

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اثبات فعل ماضی مجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

نَصَرَ (مدد کرنا)، قَتَلَ (قتل کرنا)، ضَرَبَ (مارنا)، غَسَلَ (دھونا)، غَلَبَ (غلبہ کرنا)، سَمِعَ (سننا)، عَلِمَ (جاننا)، فَهِمَ (سمجھنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

فُعِلْتُمْ، فُهِمْتِ، فُصِلَتَا، صُبِغْتُنَّ، مُنِعْتُ، مُنِعْتُمَا، فُصِلُوا، صُبِغَتْ، سُمِعْنَ.

سبق (۶)

ماضی منفی بنانے کا قاعدہ

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل ماضی مجہول تھی، جب آپ فعل ماضی منفی بنانا چاہیں، تو ''مائے نفی'' ماضی کے شروع میں لے آئیں، تو فعل ماضی منفی بن جائے گا۔[2]

''مائے نفی'' ماضی کے لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتا، فعل ماضی جس طرح پہلے تھا، اُسی طرح رہتا ہے؛ لیکن معنی میں عمل کرتا ہے، یعنی فعل ماضی مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے؛ جیسے: فَعَلَ سے مَافَعَلَ.

---

(۱) یہ قاعدہ ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ: آخری حرف کے ماقبل کو کسرہ دیدیں، اور آخری حرف کے علاوہ باقی ہر متحرک حرف کو ضمہ دیدیں اور ساکن حرف کو اپنی حالت پر باقی رکھیں، تو فعل ماضی مجہول بن جائے گا؛ جیسے: اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ. مجہول صرف متعدی سے آتا ہے، لازم سے نہیں آتا۔

(۲) فعل ماضی کے شروع میں ''لائے نفی'' لانے سے بھی فعل ماضی منفی بن جاتا ہے؛ مگر ''لائے نفی'' کا استعمال ماضی میں تکرار کے ساتھ ہوتا ہے؛ جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾.

بحث نفی فعل ماضی معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: مَا فَعَلَ (نہیں کیا اس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)، مَادَخَلَ (نہیں داخل ہوا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: مَا فَعَلَ، مَا فَعَلَا، مَا فَعَلُوْا، مَا فَعَلَتْ، مَا فَعَلَتَا، مَا فَعَلْنَ، مَا فَعَلْتَ، مَا فَعَلْتُمَا، مَا فَعَلْتُمْ، مَا فَعَلْتِ، مَا فَعَلْتُمَا، مَا فَعَلْتُنَّ، مَا فَعَلْتُ، مَا فَعَلْنَا .

بحث نفی فعل ماضی مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: مَا فُعِلَ (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: مَا فُعِلَ، مَا فُعِلَا، مَا فُعِلُوْا، مَا فُعِلَتْ، مَا فُعِلَتَا، مَا فُعِلْنَ، مَا فُعِلْتَ، مَا فُعِلْتُمَا، مَا فُعِلْتُمْ، مَا فُعِلْتِ، مَا فُعِلْتُمَا، مَا فُعِلْتُنَّ، مَا فُعِلْتُ، مَا فُعِلْنَا .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نفی فعل ماضی معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

طَلَبَ (تلاش کرنا)، ظَلَمَ (ظلم کرنا)، حَفِظَ (یاد کرنا)، فَتَحَ (کھولنا)، کَرُمَ (با عزت ہونا)، حَسِبَ (گمان کرنا)، فَضِلَ (زیادہ ہونا، غلبہ کرنا)، دَخَلَ (داخل ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

مَا فَعَلْتِ، مَا طُلِبْتَ، مَا ظَلَمْتُنَّ، مَا فُعِلُوْا، مَا حَفِظَتَا، مَا فُتِحْنَ، مَا کَرُمَا، مَا حَسِبْتُمَا، مَا فُعِلْتُمْ، مَا دَخَلْنَا .

سبق (۷)

ماضی قریب کا بیان[1]

ماضی قریب: وہ فعل ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام پر دلالت کرے؛ جیسے: قَدْ فَعَلَ (کیا ہے اُس ایک مرد نے)۔

ماضی قریب بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظِ "قَدْ" بڑھانے سے ماضی

---

(۱) یہاں سے ماضی تمنائی کے آخر تک "میزان الصرف" کا حصہ نہیں ہے؛ بلکہ یہ بعد میں کسی نے بڑھایا ہے۔

قریب بن جاتی ہے؛ جیسے: فَعَلَ سے قَدْ فَعَلَ . ماضی قریب کی چار قسمیں ہیں: ماضی قریب مثبت معروف، ماضی قریب مثبت مجہول، ماضی قریب منفی معروف، ماضی قریب منفی مجہول۔

ماضی قریب مثبت معروف: وہ فعلِ ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: قَدْ فَعَلَ (کیا ہے اُس ایک مرد نے، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)، قَدْ دَخَلَ (داخل ہوا ہے وہ ایک مرد قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: قَدْ فَعَلَ، قَدْ فَعَلَا، قَدْ فَعَلُوْا، قَدْ فَعَلَتْ، قَدْ فَعَلَتَا، قَدْ فَعَلْنَ، قَدْ فَعَلْتَ، قَدْ فَعَلْتُمَا، قَدْ فَعَلْتُمْ، قَدْ فَعَلْتِ، قَدْ فَعَلْتُمَا، قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَدْ فَعَلْتُ، قَدْ فَعَلْنَا .

ماضی قریب مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: قَدْ فُعِلَ (کیا گیا ہے وہ ایک مرد، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: قَدْ فُعِلَ، قَدْ فُعِلَا، قَدْ فُعِلُوْا، قَدْ فُعِلَتْ، قَدْ فُعِلَتَا، قَدْ فُعِلْنَ، قَدْ فُعِلْتَ، قَدْ فُعِلْتُمَا، قَدْ فُعِلْتُمْ، قَدْ فُعِلْتِ، قَدْ فُعِلْتُمَا، قَدْ فُعِلْتُنَّ، قَدْ فُعِلْتُ، قَدْ فُعِلْنَا .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی قریب مثبت معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

كَتَبَ (لکھنا)، هَرَبَ (بھاگنا)، حَمِدَ (تعریف کرنا)، جَهِلَ (نہ جاننا)، رَهَنَ (گروی رکھنا)، سَلَخَ (کھال کھینچنا)، بَعُدَ (دور ہونا)، كَثُرَ (زیادہ ہونا)، حَضَرَ (حاضر ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

قَدْ فَعَلُوْا، قَدْ كُتِبْنَ، قَدْ هَرَبَا، قَدْ رُهِنَتَا، قَدْ حَمِدْتَ، قَدْ حُمِدْنَا، قَدْ سَلَخْنَ، قَدْ سُلِخْتُنَّ، قَدْ كَثُرْتُ، قَدْ بَعُدَ .

سبق (۸)

ماضی قریب منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں

کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو، جیسے: **قَدْ مَا فَعَلَ** (نہیں کیا ہے اس ایک مرد نے، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)، **قَدْ مَا دَخَلَ** (نہیں داخل ہوا ہے وہ ایک مرد قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: **قَدْ مَا فَعَلَ، قَدْ مَا فَعَلَا، قَدْ مَا فَعَلُوْا، قَدْ مَا فَعَلَتْ، قَدْ مَا فَعَلَتَا، قَدْ مَا فَعَلْنَ، قَدْ مَا فَعَلْتَ، قَدْ مَا فَعَلْتُمَا، قَدْ مَا فَعَلْتُمْ، قَدْ مَا فَعَلْتِ، قَدْ مَا فَعَلْتُمَا، قَدْ مَا فَعَلْتُنَّ، قَدْ مَا فَعَلْتُ، قَدْ مَا فَعَلْنَا .**

ماضی قریب منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **قَدْ مَا فُعِلَ** (نہیں کیا گیا ہے وہ ایک مرد، قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: **قَدْ مَا فُعِلَ، قَدْ مَا فُعِلَا، قَدْ مَا فُعِلُوْا، قَدْ مَا فُعِلَتْ، قَدْ مَا فُعِلَتَا، قَدْ مَا فُعِلْنَ، قَدْ مَا فُعِلْتَ، قَدْ مَا فُعِلْتُمَا، قَدْ مَا فُعِلْتُمْ، قَدْ مَا فُعِلْتِ، قَدْ مَا فُعِلْتُمَا، قَدْ مَا فُعِلْتُنَّ، قَدْ مَا فُعِلْتُ، قَدْ مَا فُعِلْنَا .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی قریب منفی معروف/ و مجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

ذَکَرَ (یاد کرنا)، **لَبِثَ** (ٹھہرنا)، **حَشَرَ** (جمع کرنا)، **جَمَعَ** (جمع کرنا)، **جَزُلَ** (بڑا ہونا).

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

قَدْ مَا فُعِلْتُمْ، قَدْ مَا فُعِلَتَا، قَدْ مَا ذَکَرُوْا، قَدْ مَا ذُکِرْنَ، قَدْ مَا حَشَرْتُنَّ، قَدْ مَا حُشِرْتَ، قَدْ مَا جَمَعْتُ، قَدْ مَا جُمِعَتْ، قَدْ مَا جَزُلْنَا، قَدْ مَا فُعِلْتِ .

سبق (۹)

ماضی بعید کا بیان

ماضی بعید: وہ فعل ہے جو دور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام پر دلالت کرے؛ جیسے: **کَانَ فَعَلَ** (کیا تھا اُس ایک مرد نے)۔

ماضی بعید بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظِ ''کَانَ'' بڑھانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے، ماضی کے صیغوں کے ساتھ ''کَـــانَ'' کے صیغے بھی بدلتے رہیں گے؛ جیسے: فَعَلَ سے کَانَ فَعَلَ اور کَانَا فَعَلَا . ماضی بعید کی بھی چار قسمیں ہیں: ماضی بعید مثبت معروف ماضی بعید مثبت مجہول، ماضی بعید منفی معروف، ماضی بعید منفی مجہول۔

ماضی بعید مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو دور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: کَـانَ فَـعَلَ (کیا تھا اُس ایک مرد نے، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)، کَـانَ دَخَـلَ (داخل ہوا تھا وہ ایک مرد، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: کَـانَ فَـعَـلَ، کَـانَـا فَـعَلَا، کَانُوْا فَعَلُوْا، کَانَتْ فَعَلَتْ، کَانَتَا فَعَلَتَا، کُنَّ فَـعَـلْـنَ، کُـنْـتَ فَعَلْتَ، کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا، کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ، کُنْتِ فَعَلْتِ، کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا، کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ، کُنْتُ فَعَلْتُ، کُنَّا فَعَلْنَا .

ماضی بعید مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو دور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے کیئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: کَـانَ فُـعِلَ (کیا گیا تھا وہ ایک مرد، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: کَـانَ فُـعِـلَ، کَـانَـا فُـعِلَا، کَانُوْا فُعِلُوْا، کَانَتْ فُعِلَتْ، کَانَتَا فُعِلَتَا، کُنَّ فُـعِـلْـنَ، کُنْتَ فُعِلْتَ، کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا، کُنْتُمْ فُعِلْتُمْ، کُنْتِ فُعِلْتِ، کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا، کُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ، کُنْتُ فُعِلْتُ، کُنَّا فُعِلْنَا .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی بعید مثبت معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

بَذَلَ (خرچ کرنا)، بَسَطَ (پھیلانا)، جَذَبَ (کھینچنا)، حَبَسَ (روکنا)، جَزِعَ (بے صبری کرنا)، حَزِنَ (غمگین ہونا)، بَصُرَ (بینا ہونا)، جَدُرَ (لائق ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

کَانُوْا فَعَلُوْ، کُنْتَ فُعِلْتَ، کَانَتْ بَذَلَتْ، کَانَ بُذِلَ، کُنْتُمَا جَذَبْتُمَا، کُنْتُمْ حُبِسْتُمْ .

سبق (۱۰)

ماضی بعید منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو دور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **مَا کَانَ فَعَلَ** (نہیں کیا تھا اس ایک مرد نے، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)، **مَا کَانَ دَخَلَ** (نہیں داخل ہوا تھا وہ ایک مرد، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: **مَا کَانَ فَعَلَ، مَا کَانَا فَعَلَا، مَا کَانُوا فَعَلُوْا، مَاکَانَتْ فَعَلَتْ، مَا کَانَتَا فَعَلَتَا، مَا کُنَّ فَعَلْنَ، مَا کُنْتَ فَعَلْتَ، مَاکُنْتُمَا فَعَلْتُمَا، مَاکُنْتُمْ فَعَلْتُمْ، مَاکُنْتِ فَعَلْتِ، مَاکُنْتُمَا فَعَلْتُمَا، مَاکُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ، مَاکُنْتُ فَعَلْتُ، مَاکُنَّا فَعَلْنَا .**

ماضی بعید منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو دور کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **مَا کَانَ فُعِلَ** (نہیں کیا گیا تھا وہ ایک مرد، دور کے گذرے ہوئے زمانے میں)۔

گردان: **مَا کَانَ فُعِلَ، مَا کَانَا فُعِلَا، مَا کَانُوا فُعِلُوْا، مَا کَانَتْ فُعِلَتْ، مَا کَانَتَا فُعِلَتَا، مَا کُنَّ فُعِلْنَ، مَا کُنْتَ فُعِلْتَ، مَا کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا، مَا کُنْتُمْ فُعِلْتُمْ، مَا کُنْتِ فُعِلْتِ، مَا کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا، مَا کُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ، مَا کُنْتُ فُعِلْتُ، مَا کُنَّا فُعِلْنَا .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی بعید منفی معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

بَطَلَ (بے کار ہونا)، **تَرَکَ** (چھوڑنا)، **حَذَفَ** (مٹانا)، **حَلَفَ** (قسم کھانا)، **حَنِثَ** (قسم توڑنا)، **رَبِحَ** (نفع کمانا)، **بَعَثَ** (اٹھانا)، **خَبُثَ** (کمینہ ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

مَا کَانَا حَذَفَا، مَا کَانَتَا بَطَلَتَا، مَا کُنَّ فُعِلْنَ، مَا کُنْتُمْ بُعِثْتُمْ، مَا کُنْتِ حَلَفْتِ، مَا کُنَّا خَبُثْنَا، مَا کُنْتَ تُرِکْتَ، مَا کَانَ رَبِحَ، مَا کَانُوْا رُبِحُوْا، مَا کُنْتُمَا فُعِلْتُمَا .

سبق (۱۱)

ماضی استمراری کا بیان

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے تکرار اور ہمیشگی پر دلالت کرے؛ جیسے: کَانَ یَفْعَلُ (کرتا تھا وہ ایک مرد)۔

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ: مضارع کے شروع میں لفظِ ''کَانَ'' بڑھانے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے، مضارع کے صیغوں کے ساتھ ''کَانَ'' کے صیغے بھی بدلتے رہیں گے؛ جیسے: **یَفْعَلُ** سے **کَانَ یَفْعَلُ** اور **کَانَا یَفْعَلَانِ** . ماضی استمراری کی بھی چار قسمیں ہیں: ماضی استمراری مثبت معروف، ماضی استمراری مثبت مجہول، ماضی استمراری منفی معروف، ماضی استمراری منفی مجہول۔

ماضی استمراری مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **کَانَ یَفْعَلُ** (کرتا تھا وہ ایک مرد، زمانۂ گذشتہ میں)، **کَانَ یَدْخُلُ** (داخل ہوتا تھا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔[1]

گردان: **کَانَ یَفْعَلُ، کَانَا یَفْعَلَانِ، کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ، کَانَتْ تَفْعَلُ، کَانَتَا تَفْعَلَانِ کُنَّ یَفْعَلْنَ، کُنْتَ تَفْعَلُ، کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ، کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ، کُنْتِ تَفْعَلِیْنَ، کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ، کُنْتُ أَفْعَلُ، کُنَّا نَفْعَلُ .**

ماضی استمراری مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ کیئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **کَانَ یُفْعَلُ** (کیا جاتا

---

(۱) ہدایت: ماضی استمراری کی گردانیں یاد کرانے سے پہلے مضارِع کی گردان یاد کرائی جائے، تا کہ ماضی استمراری کی گردانیں آسانی سے یاد ہوسکیں۔ مضارع کی گردان یہ ہے:

مضارع معروف: یَفْعَلُ، یَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، یَفْعَلْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ، أَفْعَلُ، نَفْعَلُ .

مضارع مجہول: یُفْعَلُ، یُفْعَلَانِ، یُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلُ، تُفْعَلَانِ، یُفْعَلْنَ، تُفْعَلُ، تُفْعَلَانِ، تُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلِیْنَ، تُفْعَلَانِ، تُفْعَلْنَ، أُفْعَلُ، نُفْعَلُ .

تھا وہ ایک مرد، زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: کَانَ یُفعَلُ، کَانَا یُفعَلانِ، کَانُوا یُفعَلُونَ، کَانَتْ تُفعَلُ، کَانَتَا تُفعَلانِ کُنَّ یُفعَلْنَ، کُنتَ تُفعَلُ، کُنتُمَا تُفعَلانِ، کُنتُم تُفعَلُونَ، کُنتِ تُفعَلِينَ، کُنتُمَا تُفعَلانِ کُنتُنَّ تُفعَلْنَ، کُنتُ أُفعَلُ، کُنَّا نُفعَلُ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی استمراری مثبت معروف/ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

یَفصِلُ (جدا کرنا)، یَفتُلُ (بُننا)، یَشهَدُ (گواہی دینا)، یَمنَعُ (روکنا)، یَلطُفُ (پاکیزہ ہونا)، یَنعِمُ (خوش حال ہونا)، یَقرُبُ (نزدیک ہونا)، یَصبَغُ (رنگنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

کَانُوا یَنعِمُونَ، کُنتَ تَقرُبُ، کَانَتْ تُفصَلُ، کَانُوا یُمنَعُونَ، کُنَّ یَصبَغْنَ، کُنتُم تَفتُلُونَ، کَانَتَا تُفعَلانِ، کُنتُمَا تُفصَلانِ، کُنَّا نَلطُفُ، کُنتِ تُمنَعِينَ .

سبق (۱۲)

ماضی استمراری منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: مَا کَانَ یَفعَلُ (نہیں کرتا تھا وہ ایک مرد، زمانۂ گذشتہ میں)، مَا کَانَ یَدخُلُ (نہیں داخل ہوتا تھا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: مَا کَانَ یَفعَلُ، مَا کَانَا یَفعَلانِ، مَا کَانُوا یَفعَلُونَ، مَا کَانَتْ تَفعَلُ، مَا کَانَتَا تَفعَلانِ، مَا کُنَّ یَفعَلْنَ، مَا کُنتَ تَفعَلُ، مَا کُنتُمَا تَفعَلانِ، مَا کُنتُم تَفعَلُونَ، مَا کُنتِ تَفعَلِينَ، مَا کُنتُمَا تَفعَلانِ، مَا کُنتُنَّ تَفعَلْنَ، مَا کُنتُ أَفعَلُ، مَا کُنَّا نَفعَلُ .

ماضی استمراری منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے بار بار اور ہمیشہ نہ کئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: مَا کَانَ یُفعَلُ (نہیں کیا جاتا تھا وہ ایک مرد، زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: مَـا کَـانَ یُـفْـعَلُ، مَا کَانَا یُفْعَلَانِ، مَا کَانُوْا یُفْعَلُوْنَ، مَا کَانَتْ تُفْعَلُ، مَا کَـانَتَـا تُفْعَلَانِ، مَا کُنَّ یُفْعَلْنَ، مَا کُنْتَ تُفْعَلُ، مَا کُـنْتُمَا تُفْعَلَانِ، مَا کُـنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ، مَا کُنْتِ تُفْعَلِیْنَ، مَا کُنْتُمَا تُفْعَلَانِ، مَا کُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ، مَا کُنْتُ أُفْعَلُ، مَا کُنَّا نُفْعَلُ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی استمراری منفی معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

یَنْصُرُ (مدد کرنا)، یَقْتُلُ (قتل کرنا)، یَضْرِبُ (مارنا)، یَغْسِلُ (دھونا)، یَغْلِبُ (غلبہ کرنا)، یَسْمَعُ (سننا)، یَعْلَمُ (جاننا)، یَفْهَمُ (سمجھنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

مَا کَانُوْا یَنْصُرُوْنَ، مَا کَانَتْ تُقْتَلُ، مَا کُنْتِ تَضْرِبِیْنَ، مَا کُنْتُ أُغْسَلُ، مَا کَانَتَا تَغْلِبَانِ، مَا کُنْتُمْ تُسْمَعُوْنَ، مَا کُنَّا نَعْلَمُ، مَا کَانَا یُفْهَمَانِ، مَا کُنَّ یُفْعَلْنَ .

سبق (۱۳)

ماضی احتمالی کا بیان

ماضی احتمالی: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام میں شک پر دلالت کرے؛ جیسے: **لَعَلَّمَا فَعَلَ** (شاید کہ کیا ہوگا اُس ایک مرد نے)۔

ماضی احتمالی بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ "**لَعَلَّمَا**" بڑھانے سے ماضی احتمالی بن جاتی ہے؛ جیسے: **فَعَلَ** سے **لَعَلَّمَا فَعَلَ** . ماضی احتمالی کی بھی چار قسمیں ہیں: ماضی احتمالی مثبت معروف، ماضی احتمالی مثبت مجہول، ماضی احتمالی منفی معروف، ماضی احتمالی منفی مجہول۔

ماضی احتمالی مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَعَلَّمَا فَعَلَ** (شاید کہ کیا ہوگا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)، **لَـعَـلَّمَا دَخَلَ** (شاید کہ داخل ہوا ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: لَـعَـلَّمَا فَعَلَ، لَعَلَّمَا فَعَلَا، لَعَلَّمَا فَعَلُوْا، لَعَلَّمَا فَعَلَتْ، لَعَلَّمَا فَعَلَتَا، لَعَلَّمَا

فَعَلْنَ، لَعَلَّمَا فَعَلْتَ، لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا، لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ، لَعَلَّمَا فَعَلْتِ، لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا، لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ، لَعَلَّمَا فَعَلْتُ، لَعَلَّمَا فَعَلْنَا .

ماضی احتمالی مثبت مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کئے جانے میں شک پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَعَلَّمَا فُعِلَ** (شاید کہ کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَعَلَّمَا فُعِلَ، لَعَلَّمَا فُعِلَا، لَعَلَّمَا فُعِلُوْا، لَعَلَّمَا فُعِلَتْ، لَعَلَّمَا فُعِلَتَا، لَعَلَّمَا فُعِلْنَ، لَعَلَّمَا فُعِلْتَ، لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا، لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ، لَعَلَّمَا فُعِلْتِ، لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ، لَعَلَّمَا فُعِلْتُ، لَعَلَّمَا فُعِلْنَا .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی احتمالی مثبت معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

بَلَغَ (پہنچنا)، **حَرَثَ** (کھیتی کرنا)، **حَلَقَ** (مونڈنا)، **حَمَلَ** (اٹھانا)، **رَغِبَ** (خواہش کرنا)، **رَحِمَ** (مہربان ہونا)، **جَحَدَ** (انکار کرنا)، **نَعُمَ** (نازک ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

لَعَلَّمَا بَلَغُوْا، لَعَلَّمَا حَرَثْتُمْ، لَعَلَّمَا حُلِقَتْ، لَعَلَّمَا حُمِلْتُنَّ، لَعَلَّمَا رَغِبْتُمَا، لَعَلَّمَا جُحِدْنَا، لَعَلَّمَا رَحِمَتَا، لَعَلَّمَا فُعِلَتْ، لَعَلَّمَا نَعُمْنَ .

سبق (۱۴)

ماضی احتمالی منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے میں شک پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَعَلَّمَا مَا فَعَلَ** (شاید کہ نہیں کیا ہوگا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)، **لَعَلَّمَا مَا دَخَلَ** (شاید کہ نہیں داخل ہوا ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَعَلَّمَا مَا فَعَلَ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلَا، لَعَلَّمَا مَا فَعَلُوْا، لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتْ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتَا، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتَ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمْ، لَعَلَّمَا مَا**

فَعَلْتِ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ، لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَا .

ماضی احتمالی منفی مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے میں شک پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ (شاید کہ نہیں کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا، لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوْا، لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُ، لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَا .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی احتمالی منفی معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

حَصَدَ (کھیتی کاٹنا)، خَطَبَ (تقریر کرنا)، خَرَقَ (پھاڑنا)، خَلَطَ (ملانا)، رَكِبَ (سوار ہونا)، سَعِدَ (نیک بخت ہونا)، جَرَحَ (زخمی کرنا)، كَمُلَ (پورا ہونا) .

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَعَلَّمَا مَا حَصَدْتُمْ، لَعَلَّمَا مَا خُلِطْتُنَّ، لَعَلَّمَا مَا سَعِدْنَ، لَعَلَّمَا مَا جَرَحْتَ، لَعَلَّمَا مَا جُرِحَا، لَعَلَّمَا مَا كَمُلْتُ، لَعَلَّمَا مَا خُرِقْتُمَا، لَعَلَّمَا مَا رَكِبَتَا .

سبق (۱۵)

ماضی تمنائی کا بیان

ماضی تمنائی: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کی آرزو پر دلالت کرے؛ جیسے: لَيْتَمَا فَعَلَ (کاش کہ کیا ہوتا اُس ایک مرد نے)۔

ماضی تمنائی بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ "لَيْتَمَا" بڑھانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے؛ جیسے: فَعَلَ سے لَيْتَمَا فَعَلَ . ماضی تمنائی کی بھی چار قسمیں ہیں: ماضی تمنائی مثبت معروف، ماضی تمنائی مثبت مجہول، ماضی تمنائی منفی معروف، ماضی تمنائی منفی مجہول۔

ماضی تمنائی مثبت معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کرنے یا

ہونے کی آرزو پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَیْتَمَا فَعَلَ** (کاش کہ کرتا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)، **لَیْتَمَا دَخَلَ** (کاش کہ داخل ہوتا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَیْتَمَا فَعَلَ، لَیْتَمَا فَعَلَا، لَیْتَمَا فَعَلُوْا، لَیْتَمَا فَعَلَتْ، لَیْتَمَا فَعَلَتَا، لَیْتَمَا فَعَلْنَ، لَیْتَمَا فَعَلْتَ، لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا، لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ، لَیْتَمَا فَعَلْتِ، لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا، لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ، لَیْتَمَا فَعَلْتُ، لَیْتَمَا فَعَلْنَا .**

ماضی تمنائی مثبت مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے کیئے جانے کی آرزو پر دلالت کرے، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَیْتَمَا فُعِلَ** (کاش کہ کیا جاتا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَیْتَمَا فُعِلَ، لَیْتَمَا فُعِلَا، لَیْتَمَا فُعِلُوْا، لَیْتَمَا فُعِلَتْ، لَیْتَمَا فُعِلَتَا، لَیْتَمَا فُعِلْنَ، لَیْتَمَا فُعِلْتَ، لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا، لَیْتَمَا فُعِلْتُمْ، لَیْتَمَا فُعِلْتِ، لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا، لَیْتَمَا فُعِلْتُنَّ، لَیْتَمَا فُعِلْتُ، لَیْتَمَا فُعِلْنَا .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی تمنائی مثبت معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

خَلَقَ (پیدا کرنا)، **دَلَکَ** (ملنا)، **رَجَعَ** (لوٹنا)، **سَرَقَ** (چرانا)، **شَبِعَ** (سیر ہونا) **شَرِبَ** (پینا)، **ذَبَحَ** (ذبح کرنا)، **کَبُرَ** (بڑا ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

لَیْتَمَا شَبِعُوْا، لَیْتَمَا خُلِقْتُنَّ، لَیْتَمَا کَبُرْنَ، لَیْتَمَا دُلِکْتُ، لَیْتَمَا رَجَعْتُمْ، لَیْتَمَا ذُبِحَتَا، لَیْتَمَا شَرِبْتِ، لَیْتَمَا سُرِقَا، لَیْتَمَا فَعَلْتَ، لَیْتَمَا خُلِقْنَا .

سبق (۱۶)

ماضی تمنائی منفی معروف: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی آرزو پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَیْتَمَا مَا فَعَلَ** (کاش کہ نہ کرتا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)، **لَیْتَمَا مَا دَخَلَ** (کاش کہ نہ داخل ہوتا وہ ایک مرد زمانۂ

گذشتہ میں)۔

گردان: **لَیْتَمَا مَا فَعَلَ، لَیْتَمَا مَا فَعَلا، لَیْتَمَا مَا فَعَلُوْا، لَیْتَمَا مَا فَعَلَتْ، لَیْتَمَا مَا فَعَلَتَا، لَیْتَمَا مَا فَعَلْنَ، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتَ، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمْ، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتِ لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُنَّ، لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُ، لَیْتَمَا مَا فَعَلْنَا .**

ماضی تمنائی منفی مجہول: وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے کی آرزو پر دلالت کرے، اوراُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَیْتَمَا مَا فُعِلَ** (کاش کہ نہ کیا جاتا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَیْتَمَا مَا فُعِلَ، لَیْتَمَا مَا فُعِلا، لَیْتَمَا مَا فُعِلُوْا، لَیْتَمَا مَا فُعِلَتْ، لَیْتَمَا مَا فُعِلَتَا، لَیْتَمَا مَا فُعِلْنَ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتَ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمْ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتِ لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُنَّ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْنَا .**

[تمت الضميمة]

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی تمنائی منفی معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

رَبَطَ (باندھنا)، **رَقَبَ** (نگرانی کرنا)، **صَبَرَ** (صبر کرنا)، **صَرَفَ** (پرکھنا)، **صَحِبَ** (ساتھ رہنا)، **صَعِدَ** (چڑھنا)، **دَفَعَ** (دور کرنا)، **قَبُحَ** (برا ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَیْتَمَا مَا صَعِدْنَ، لَیْتَمَا مَا رُبِطْنَا، لَیْتَمَا مَا قَبُحُوْا، لَیْتَمَا مَا رُقِبَتَا، لَیْتَمَا مَا صَحِبْتُمْ، لَیْتَمَا مَا صُبِرْتِ، لَیْتَمَا مَا صَرَفْتَ، لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُ، لَیْتَمَا مَا دَفَعَا .

سبق (۱۷)

فعل مضارِع کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا فعل ماضی کی بحث تھی، جب آپ فعل مضارِع بنانا چاہیں تو علاماتِ مضارِع میں سے کوئی علامت فعل ماضی کے شروع میں لے آئیں اور آخری

حرف کو ضمہ دیدیں۔ علامتِ مضارع چار حرف ہیں: الف، تاء، یاء اور نون، جن کا مجموعہ ''أَتَیْنَ'' ہے۔

''الف'': واحد متکلم کے لیے ہے؛ جیسے: أَفْعَلُ .

''تاء'' آٹھ صیغوں کے لیے ہے: تین اُن میں سے مذکر حاضر کے صیغے ہیں؛ جیسے: تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ، تَفْعَلُوْنَ . تین اُن میں سے مؤنث حاضر کے صیغے ہیں؛ جیسے: تَفْعَلِیْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ . اور دو اُن میں سے واحد وتثنیہ مؤنث غائب کے صیغے ہیں؛ جیسے: تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ .

''یاء'' چار صیغوں کے لیے ہے: تین اُن میں سے مذکر غائب کے صیغے ہیں؛ جیسے: یَفْعَلُ، یَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ . اور ایک جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے؛ جیسے: یَفْعَلْنَ .

اور ''نون'' تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم کے لیے ہے؛ جیسے: نَفْعَلُ .

اور سات صیغوں میں ''نونِ اِعرابی''[1] لے آئیں: چار تثنیہ، اُن میں ''نونِ اِعرابی'' مکسور ہوتا ہے، اور دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر، اُن میں ''نونِ اِعرابی'' مفتوح ہوتا ہے۔

اور ''نونِ جمع مؤنث[2]'' جس طرح ماضی میں آتا ہے، اِسی طرح مضارِع میں بھی آتا ہے۔

سبق (۱۸)

فعل مضارِع: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام پر دلالت کرے؛ جیسے: یَفْعَلُ (کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد)۔[3] فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں: بحث اثبات فعل

(۱) نونِ اعرابی: وہ نون ہے جو اعراب کے قائم مقام ہو۔ یہ نون فعل مضارع کے آخر میں موجود ہو، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ فعل مضارع مرفوع ہے، اور حذف ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ فعل مضارع مرفوع نہیں؛ بلکہ منصوب یا مجزوم ہے۔

(۲) نونِ جمع مؤنث: وہ نون ہے جو فعل مضارع میں جمع مؤنث غائب وحاضر کے آخر میں ہوتا ہے، اس کو نونِ ضمیر بھی کہتے ہیں، یہ ہر حالت میں باقی رہتا ہے، نونِ اعرابی کی طرح حذف نہیں کیا جاتا۔

(۳) فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مضارع مطلق (۲) مضارع مقید۔

مضارع مطلق: وہ فعل مضارع ہے جس میں کوئی قید نہ ہو؛ جیسے: یَضْرِبُ، یَسْمَعُ وغیرہ۔ اس کی چار قسمیں ہیں: بحث اثبات فعل مضارع معروف، بحث اثبات فعل مضارع مجہول، بحث نفی فعل مضارع معروف بحث نفی فعل مضارع مجہول۔

مضارع مقید: وہ فعل مضارع ہے جس میں ''لَنْ''، ''لَمْ''، ''نونِ تاکید''، ''لام امر''، ''لائے نہی'' وغیرہ کی قید ہو؛ جیسے: =

مضارع معروف، بحث اثبات فعل مضارع مجہول، بحث نفی فعل مضارع معروف، بحث نفی فعل مضارع مجہول۔

بحث اثبات فعل مضارع معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **یَفْعَلُ** (کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)، **یَدْخُلُ** (داخل ہوتا ہے یا داخل ہوگا وہ ایک مرد)۔

گردان: **یَفْعَلُ، یَفْعَلَانِ، یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، یَفْعَلْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ، أَفْعَلُ، نَفْعَلُ.**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اثبات فعل مضارع معروف کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

یَرْقُدُ (سونا)، **یَزْجُرُ** (روکنا)، **یَظْلِمُ** (ظلم کرنا)، **یَعْدِلُ** (انصاف کرنا)، **یَشْرَبُ** (پینا)، **یَشْهَدُ** (گواہی دینا)، **یَرْکَنُ** (مائل ہونا)، **یَغْلُظُ** (موٹا ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

یَرْقُدَانِ، تَظْلِمُوْنَ، یَشْرَبْنَ، أَعْدِلُ، نَغْلُظُ، تَشْهَدْنَ، تَرْکَنُ، تَفْعَلِیْنَ، تَشْهَدَانِ.

سبق (۱۹)

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل مضارع معروف تھی، جب آپ فعل مضارع مجہول بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو ضمہ دیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیں دو حالتوں میں (یعنی جب کہ وہ مضموم یا مکسور ہو)، اور لام کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں، تو فعل مضارع مجہول بن جائے گا؛ جیسے: **یَفْعَلُ** سے **یُفْعَلُ** [۱]۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام

= لَنْ یَضْرِبَ، لَمْ یَضْرِبْ، لَیَضْرِبَنَّ، لِیَضْرِبَنْ، لَا تَضْرِبَنْ. اس کی پانچ قسمیں ہیں: نفی تاکید بلن در فعل مستقبل، نفی جحد بلم در فعل مضارع، فعل مضارع بالام تاکید ونون تاکید، امر بالام، نہی۔

(۱) غیر ثلاثی مجرد سے فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ علامت مضارع کو ضمہ دیں اگر وہ مضموم نہ ہو، اور آخری حرف کے ماقبل کو فتحہ دیں اگر وہ مفتوح نہ ہو، اور لام کلمے کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں؛ جیسے: **یُبَعْثِرُ** سے **یُبَعْثَرُ**۔

کے کئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **يُفْعَلُ** (کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)۔

گردان: يُفْعَلُ، يُفْعَلَانِ، يُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلُ، تُفْعَلَانِ، يُفْعَلْنَ، تُفْعَلُ، تُفْعَلَانِ، تُفْعَلُوْنَ، تُفْعَلِيْنَ، تُفْعَلَانِ، تُفْعَلْنَ، أُفْعَلُ، نُفْعَلُ.

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اثبات فعل مضارع مجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَزْعُمُ (دعوی کرنا)، **يَسْتُرُ** (چھپانا)، **يَعْرِضُ** (پیش کرنا)، **يَعْرِفُ** (پہچاننا)، **يَضْحَكُ** (ہنسنا)، **يَزْرَعُ** (کھیتی کرنا)، **يَزْجُرُ** (روکنا)، **يَظْلِمُ** (ظلم کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

يُزْعَمُوْنَ، تُسْتَرُوْنَ، يُعْرَضْنَ، أُعْرَفُ، تُضْحَكْنَ، تُزْرَعُوْنَ، نُظْلَمُ، يُزْجَرَانِ.

سبق (۲۰)

فعل مضارع منفی بہ "لَا" کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اثبات فعل مضارع مجہول تھی، جب آپ فعل مضارع منفی بہ "لَا" بنانا چاہیں، تو "لائے نفی" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔ اور "لائے نفی" فعل مضارع کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتا؛ چناں چہ جیسا وہ پہلے تھا ویسا ہی رہتا ہے؛ لیکن معنی میں عمل کرتا ہے، یعنی فعل مضارع مثبت کو منفی کے معنی میں کر دیتا ہے؛ جیسے: **يَفْعَلُ** سے **لَا يَفْعَلُ** (نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد)۔

بحث نفی فعل مضارع معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَا يَفْعَلُ** (نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)، **لَا يَدْخُلُ** (نہیں داخل ہوتا ہے یا نہیں داخل ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)۔

گردان: لَا يَفْعَلُ، لَا يَفْعَلَانِ، لَا يَفْعَلُوْنَ، لَا تَفْعَلُ، لَا تَفْعَلَانِ، لَا يَفْعَلْنَ، لَا

تَفْعَلُ، لَا تَفْعَلَانِ، لَا تَفْعَلُوْنَ، لَا تَفْعَلِيْنَ، لَا تَفْعَلَانِ، لَا تَفْعَلْنَ، لَا أَفْعَلُ، لَا نَفْعَلُ .

بحث نفی فعل مضارع مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں کسی کام کے نہ کیے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: لَا يُفْعَلُ (نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانۂ موجودہ یا آئندہ میں)۔

گردان: لَا يُفْعَلُ، لَا يُفْعَلَانِ، لَا يُفْعَلُوْنَ، لَا تُفْعَلُ، لَا تُفْعَلَانِ، لَا يُفْعَلْنَ، لَا تُفْعَلُ لَا تُفْعَلَانِ، لَا تُفْعَلُوْنَ، لَا تُفْعَلِيْنَ، لَا تُفْعَلَانِ، لَا تُفْعَلْنَ، لَا أُفْعَلُ، لَا نُفْعَلُ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نفی فعل مضارع معروف/ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَنْقُلُ (بدلنا)، يَنْقُضُ (توڑنا)، يَكْنِزُ (جمع کرنا)، يَكْشِفُ (کھولنا)، يَلْعَقُ (چاٹنا)، يَلْبَسُ (پہننا)، يَنْصَحُ (نصیحت کرنا)، يَنْسَخُ (ختم کرنا، کاپی کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَا يَنْقُلْنَ، لَا تُنْقَضُوْنَ، لَا نَكْنِزُ، لَا تَكْشِفِيْنَ، لَا يُكْنَزُوْنَ، لَا تَلْعَقَانِ، لَا أُلْبَسُ، لَا تَنْصَحْنَ، لَا يُنْسَخَانِ، لَا يَفْعَلُ، لَا تُنْقَلُ .

سبق (۲۱)

نفی تاکید بہ "لَنْ" در فعل مستقبل کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نفی فعل مضارع بہ "لَا" تھی، جب آپ نفی تاکید بہ "لَنْ" بنانا چاہیں، تو "لَنْ" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔ اِس نفی کو نفی تاکید بہ "لَنْ" کہتے ہیں۔

"لَنْ" فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم؛ جیسے: لَنْ يَّفْعَلَ، لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَ، لَنْ أَفْعَلَ، لَنْ نَفْعَلَ . اور سات صیغوں سے "نونِ اعرابی" کو گرادیتا ہے: چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر؛ جیسے: لَنْ يَّفْعَلَا ، لَنْ تَفْعَلَا، لَنْ

تَفْعَلاَ، لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ یَّفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِیْ . اوردوصیغوں یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر کے لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا؛ جیسے: لَنْ یَّفْعَلْنَ، لَنْ تَفْعَلْنَ .

اور "لَنْ"، فعل مضارع کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دیتا ہے؛ جیسے: لَنْ یَّفْعَلَ (ہرگزنہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔[1]

سبق (۲۲)

بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ، کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: لَنْ یَّفْعَلَ (ہرگزنہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)، لَنْ یَّدْخُلَ (ہرگزنہیں داخل ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لَنْ یَّفْعَلَ، لَنْ یَّفْعَلاَ، لَنْ یَّفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلَ، لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ یَّفْعَلْنَ، لَنْ تَفْعَلَ، لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ تَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِیْ، لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ تَفْعَلْنَ، لَنْ أَفْعَلَ، لَنْ نَفْعَلَ .

بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ، کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: لَنْ یُّفْعَلَ (ہرگزنہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لَنْ یُّفْعَلَ، لَنْ یُّفْعَلاَ، لَنْ یُّفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلاَ، لَنْ یُّفْعَلْنَ، لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلاَ، لَنْ تُفْعَلُوْا، لَنْ تُفْعَلِیْ، لَنْ تُفْعَلاَ، لَنْ تُفْعَلْنَ، لَنْ أُفْعَلَ، لَنْ نُفْعَلَ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نفی تاکید بلن درفعل مستقبل معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ

---

(۱) خلاصہ یہ ہے کہ "لَنْ"، فعل مضارع میں دوطرح کا عمل کرتا ہے: (۱) عملِ لفظی (۲) عملِ معنوی۔ عملِ لفظی: یہ ہے کہ "لَنْ" فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔ اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے: چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر۔ اور دوصیغوں یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر میں لفظاً کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور عمل معنوی فعل مضارع کے تمام صیغوں میں ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ "لَنْ"، فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

نوٹ: أَنْ، کَیْ اور إِذَنْ بھی، فعل مضارع میں "لَنْ" کی طرح عمل کرتے ہیں؛ جیسے: أَنْ یَّفْعَلَ ، کَیْ یَفْعَلَ اور إِذَنْ یَّفْعَلَ .

گردان کریں:

یَنْقُصُ (کم کرنا)، یَنْفَخُ (پھونکنا)، یَهْلِکُ (تباہ ہونا)، یَنْزِلُ (اترنا)، یَنْدَمُ (شرمندہ ہونا)، یَمْرَضُ (بیمار ہونا)، یَهْجَعُ (سونا)، یَغْلُظُ (موٹا ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَنْ تَنْقُصُوْا، لَنْ یُنْقَصَا، لَنْ نَنْفَخَ، لَنْ تُفْعَلِیْ، لَنْ یَهْلِکْنَ، لَنْ أُفْعَلَ، لَنْ تَنْزِلَ، لَنْ یُفْعَلُوْا، لَنْ تَنْدَمِیْ، لَنْ تُفْعَلْنَ، لَنْ تَهْجَعَا.

سبق (۲۳)

نفی جحد بہ "لَمْ" در فعل مضارع کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نفی تاکید بہ "لَنْ" در فعل مستقبل تھی، جب آپ نفی جحد بہ "لَمْ" بنانا چاہیں، تو "لَمْ" فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔ اِس نفی کو نفی جحد بہ "لَمْ" کہتے ہیں۔

"لَمْ" فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اگر اُن کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، اور اگر حرفِ علت ہو، تو اُس کو گرا دیتا ہے؛ جیسے: **لَمْ یَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یَخْشَ** ـــــ حرفِ علت تین ہیں: واوٗ، الف اور یاء، جن کا مجموعہ "وائ" ہے ـــــ اور وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم؛ جیسے: **لَمْ یَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ، لَمْ تَفْعَلْ، لَمْ أَفْعَلْ، لَمْ نَفْعَلْ**. اور سات صیغوں سے "نونِ اعرابی" کو گرا دیتا ہے: چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر؛ جیسے: **لَمْ یَفْعَلاَ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ یَفْعَلُوْا، لَمْ تَفْعَلُوْا، لَمْ تَفْعَلِیْ**. اور دو صیغوں کے لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا، اور وہ دو صیغے یہ ہیں: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر؛ جیسے: **لَمْ یَفْعَلْنَ، لَمْ تَفْعَلْنَ**. اور تمام صیغوں کے معنی میں عمل کرتا ہے، یعنی فعل مضارع کے صیغے کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے؛ جیسے: **لَمْ یَفْعَلْ** (نہیں کیا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)۔[1]

(۱) خلاصہ یہ ہے کہ "لَمْ"، فعل مضارع میں دو طرح کا عمل کرتا ہے: (۱) عملِ لفظی (۲) عملِ معنوی۔ عملِ لفظی: یہ ہے کہ =

سبق (۲۴)

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں یقین کے ساتھ کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَمْ یَفْعَلْ** (نہیں کیا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ میں)، **لَمْ یَدْخُلْ** (نہیں داخل ہوا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَمْ یَفْعَلْ، لَمْ یَفْعَلاَ، لَمْ یَفْعَلُوْا، لَمْ تَفْعَلْ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ یَفْعَلْنَ، لَمْ تَفْعَلْ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ تَفْعَلُوْا، لَمْ تَفْعَلِیْ، لَمْ تَفْعَلاَ، لَمْ تَفْعَلْنَ، لَمْ أَفْعَلْ، لَمْ نَفْعَلْ .**

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ گذشتہ میں، یقین کے ساتھ کسی کام کے نہ کئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَمْ یُفْعَلْ** (نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانۂ گذشتہ میں)۔

گردان: **لَمْ یُفْعَلْ، لَمْ یُفْعَلاَ، لَمْ یُفْعَلُوْا، لَمْ تُفْعَلْ، لَمْ تُفْعَلاَ، لَمْ یُفْعَلْنَ، لَمْ تُفْعَلْ، لَمْ تُفْعَلاَ، لَمْ تُفْعَلُوْا، لَمْ تُفْعَلِیْ، لَمْ تُفْعَلاَ، لَمْ تُفْعَلْنَ، لَمْ أُفْعَلْ، لَمْ نُفْعَلْ .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف/ ومجہول کی گردان وترجمہ کریں:

یَنْسُجُ (بُننا)، **یَنْبُتُ** (اُگنا)، **یَلْمِزُ** (عیب نکالنا)، **یَلْطِمُ** (طمانچہ مارنا)، **یَلْحَقُ** (ملنا)، **یَکْرَہُ** (ناپسند کرنا)، **یَنْحَلُ** (دبلا ہونا)، **یَقْبُحُ** (بدشکل ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَمْ یَنْسُجَا، لَمْ تُکْرَھُوْا، لَمْ یَلْحَقْنَ، لَمْ نُلْمَزْ، لَمْ تَنْحَلْ، لَمْ تُفْعَلِیْ، لَمْ تَلْطِمْنَ .

= وہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے اگر آخر میں حرفِ علت نہ ہو، اور اگر حرفِ علت ہو تو اُس کو گرا دیتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔ اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو گرا دیتا ہے: چار تثنیہ، دو جمع مذکر غائب وحاضر اور ایک واحد مؤنث حاضر۔ اور دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر میں لفظاً کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور عمل معنوی فعل مضارع کے تمام صیغوں میں ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

سبق (۲۵)

فعل مضارع بالامِ تاکید ونونِ تاکید کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نفی جحد بہ ''لَمْ'' تھی، جب آپ لام تاکید با نونِ تاکید بنانا چاہیں، تو ''لامِ تاکید'' فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں اور ''نونِ تاکید''[1] اُس کے آخر میں زیادہ کردیں۔

''لامِ تاکید'' ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔اور''نونِ تاکید'' دونون ہیں: ایک نونِ ثقیلہ اور دوسرا نونِ خفیفہ۔نونِ ثقیلہ نونِ مشدد کو کہتے ہیں اور نونِ خفیفہ نونِ ساکن کو کہتے ہیں۔

نونِ ثقیلہ چودہ صیغوں میں آتا ہے اور نونِ خفیفہ آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔نونِ ثقیلہ کا ماقبل پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم؛ جیسے: لَیَفْعَلَنَّ، لَتَفْعَلَنَّ، لَتَفْعَلَنَّ، لَأَفْعَلَنَّ، لَنَفْعَلَنَّ.

اور چھ صیغوں میں نونِ ثقیلہ کا ماقبل الف ہوتا ہے: چار تثنیہ اور دو جمع مؤنث غائب وحاضر: جیسے: لَیَفْعَلَانِّ، لَتَفْعَلَانِّ، لَتَفْعَلَانِّ، لَتَفْعَلَانِّ، لَیَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ. اور اِن دو صیغوں (یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر) میں ''الفِ فاصل''[2] آتا ہے۔

اور جمع مذکر غائب وحاضر میں واؤ کو حذف کردیا جاتا ہے اور اُس کے ماقبل ضمہ باقی رکھا جاتا ہے تاکہ واؤ کے حذف پر دلالت کرے؛ جیسے: لَیَفْعَلُنَّ، لَتَفْعَلُنَّ. اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یاء کو حذف کردیا جاتا ہے اور اُس کے ماقبل کسرہ باقی رکھا جاتا ہے تاکہ یاء کے حذف پر دلالت کرے؛ جیسے: لَتَفْعَلِنَّ.

اور نونِ ثقیلہ چھ صیغوں میں مکسور ہوتا ہے اور وہ چھ صیغے وہی ہیں جن میں الف آتا ہے، اور باقی آٹھ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

---

(۱) نونِ تاکید: وہ غیر عامل نونِ مشدد اور نونِ ساکن ہے جو فعل مضارع، امر اور نہی کے آخر میں، معنی میں تاکید یعنی قوت پیدا کرنے کے لیے آتا ہے؛ جیسے: اِضْرِبَنَّ اور اِضْرِبَنْ.

(۲) الفِ فاصل: وہ الف ہے جو نونِ جمع مؤنث اور نونِ ثقیلہ کے درمیان فصل کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، تاکہ پے در پے تین نونوں کا جمع ہونا لازم نہ آئے۔

اورنونِ خفیفہ اُن صیغوں میں نہیں آتا جن میں الف ہوتا ہے، باقی صیغوں میں آتا ہے۔
اورنونِ اعرابی نونِ تاکید کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔[1]

سبق (۲۶)

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، نہایت تاکید کے ساتھ کسی کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَیَفْعَلَنَّ** (ضرور بالضرور کرے گا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)، **لَیَدْخُلَنَّ** (ضرور بالضرور داخل ہوگا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لَیَفْعَلَنَّ، لَیَفْعَلانِّ، لَیَفْعَلُنَّ، لَتَفْعَلَنَّ، لَتَفْعَلانِّ، لَیَفْعَلْنَانِّ، لَتَفْعَلَنَّ، لَتَفْعَلانِّ، لَتَفْعَلُنَّ، لَتَفْعَلِنَّ، لَتَفْعَلانِّ، لَتَفْعَلْنَانِّ، لَأَفْعَلَنَّ، لَنَفْعَلَنَّ .

بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں نہایت تاکید کے ساتھ کسی کام کے کئے جانے پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَیُفْعَلَنَّ** (ضرور بالضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔[2]

گردان: لَیُفْعَلَنَّ، لَیُفْعَلانِّ، لَیُفْعَلُنَّ، لَتُفْعَلَنَّ، لَتُفْعَلانِّ، لَیُفْعَلْنَانِّ، لَتُفْعَلَنَّ، لَتُفْعَلانِّ، لَتُفْعَلُنَّ، لَتُفْعَلِنَّ، لَتُفْعَلانِّ، لَتُفْعَلْنَانِّ، لَأُفْعَلَنَّ، لَنُفْعَلَنَّ .

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف: لَیَفْعَلَنْ، لَیَفْعَلُنْ، لَتَفْعَلَنْ، لَتَفْعَلَنْ، لَتَفْعَلُنْ، لَتَفْعَلِنْ، لَأَفْعَلَنْ، لَنَفْعَلَنْ .

بحث لام تاکید با نون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول: لَیُفْعَلَنْ، لَیُفْعَلُنْ، لَتُفْعَلَنْ، لَتُفْعَلَنْ، لَتُفْعَلُنْ، لَتُفْعَلِنْ، لَأُفْعَلَنْ، لَنُفْعَلَنْ .

---

(۱) یعنی جب فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید آتا ہے، تو نونِ اعرابی حذف ہوجاتا ہے۔
فائدہ: لام تاکید اورنونِ تاکید فعل مضارع کے لفظ میں کوئی عمل نہیں کرتے، صرف معنی میں عمل کرتے ہیں، یعنی اُس میں تاکید وقوت کے معنی پیدا کردیتے ہیں۔

(۲) جو تعریف بحث لام تاکید با نونِ تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف/ و مجہول کی گئی ہے، وہی آگے بحث لام تاکید با نونِ تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف/ و مجہول کی ہوگی۔

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ/ خفیفہ در فعل مستقبل معروف/ ومجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَـمْـكُثُ (ٹھہرنا)، يَـكْفُرُ (انکار کرنا)، يَـغْفِرُ (بخشنا)، يَغْزِلُ (کاتنا)، يَـقْنَطُ (ناامید ہونا)، يَقْبَلُ (منظور کرنا)، يَصْرَعُ (پچھاڑنا)، يَصْلُحُ (نیک ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

لَيَـمْـكُثُـنَّ، لَتُـكْـفَـرُنْ، لَتَـغْـفِرِنْ، لَتُغْفَرَانِّ، لَأَغْزِلَنَّ، لَتُفْعَلْنَانِّ، لَنَقْنُطَنْ، لَتُقْبَلَنَّ، لَيَصْرَعْنَانِّ، لَيُصْرَعْنَانِّ، لَتَصْلُحِنْ، لَتُفْعَلَنْ .

سبق (۲۷)

فعل امر کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث فعل مستقبل با نونِ ثقیلہ وخفیفہ تھی، جب آپ امر بنانا چاہیں، تو امر بنایا جاتا ہے فعل مضارع سے، غائب غائب سے، حاضر حاضر سے، متکلم متکلم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔

امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:

جب آپ امر حاضر معروف بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اُس کے بعد دیکھیں: (علامتِ مضارع کا مابعد) متحرک رہتا ہے یا ساکن؟ اگر متحرک رہتا ہے تو آخری حرف کو ساکن کردیں، اگر وہ حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: تَعِدُ سے عِدْ اور تَضَعُ سے ضَعْ . اور اگر حرفِ علت ہو، تو وہ حذف ہو جائے گا؛ جیسے: تَقِيْ سے قِ .

اور اگر ساکن رہتا ہے تو عین کلمے کو دیکھیں: اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو، تو ہمزۂ وصل مکسور اُس کے شروع میں لے آئیں، اور آخری حرف کو ساکن کردیں اگر وہ حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ . اور اگر حرفِ علت ہو تو وہ حذف ہو جائے گا؛ جیسے: تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰى سے اِخْشَ . اور اگر عین کلمہ مضموم ہو، تو ہمزۂ وصل مضموم

اُس کے شروع میں لے آئیں، اور آخری حرف کو ساکن کردیں اگر وہ حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ . اور اگر حرفِ علت ہو، تو وہ حذف ہوجائے گا؛ جیسے: تَدْعُوْ سے اُدْعُ .

سبق (۲۸)

امرِ حاضر مجہول اور امر غائب معروف ومجہول بنانے کا قاعدہ:

جب آپ امرِ حاضر مجہول یا امر غائب معروف ومجہول بنانا چاہیں، تو ''لامِ امر'' مکسور اُس کے شروع میں لے آئیں، اور اُس کے آخری حرف کو جزم دیدیں اگر وہ حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: لِتُضْرَبْ، لِيَضْرِبْ، لِيُضْرَبْ . اور اگر حرفِ علت ہو تو وہ حذف ہوجائے گا؛ جیسے: لِيَدْعُ، لِيَرْمِ، لِيَخْشَ .

اور نونِ تاکید جس طرح مضارع میں آتا ہے، اسی طرح امر میں بھی آتا ہے۔ اور امر میں نونِ اعرابی بھی حذف ہوجاتا ہے۔

بحث امرِ حاضر معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں فاعلِ مخاطب سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب پر دلالت کرے؛ جیسے: اِفْعَلْ (کرتو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: اِفْعَلْ، اِفْعَلَا، اِفْعَلُوْا، اِفْعَلِيْ، اِفْعَلَا، اِفْعَلْنَ .

بحث امرِ حاضر مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے کیے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: لِتُفْعَلْ (چاہیے کہ کیا جائے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لِتُفْعَلْ، لِتُفْعَلَا، لِتُفْعَلُوْا، لِتُفْعَلِيْ، لِتُفْعَلَا، لِتُفْعَلْنَ .

بحث امر غائب ومتکلم معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں فاعلِ غائب یا فاعلِ متکلم سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: لِيَفْعَلْ (چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)، لِيَدْخُلْ (چاہیے کہ داخل ہو وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لِيَفْعَلْ، لِيَفْعَلَا، لِيَفْعَلُوْا، لِتَفْعَلْ، لِتَفْعَلَا، لِيَفْعَلْنَ، لِأَفْعَلْ، لِنَفْعَلْ .

بحث امر غائب ومتکلم مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لِيُفْعَلْ** (چاہئے کہ کیا جائے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لِيُفْعَلْ، لِيُفْعَلَا، لِيُفْعَلُوْا، لِتُفْعَلْ، لِتُفْعَلَا، لِيُفْعَلْنَ، لِأُفْعَلْ، لِنُفْعَلْ .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث امر حاضر معروف/ مجہول اور امر غائب ومتکلم معروف/ مجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَعْبُدُ (پوجنا)، **يَعْرُجُ** (چڑھنا)، **يَكْذِبُ** (جھوٹ بولنا)، **يَعْبِسُ** (ترش روئی کرنا)، **يَضْمَنُ** (ضامن ہونا)، **يَضْحَكُ** (ہنسنا)، **يَطْحَنُ** (پیسنا)، **يَشْرُفُ** (بزرگ ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

اُعْبُدُوْا، لِتُعْرَجْنَ، لِأُكْذَبْ، اِعْبِسِيْ، لِتُضْمَنُوْا، لِيَضْحَكْنَ، اِطْحَنَا، لِتَشْرُفْ، اِفْعَلَا، لِتُفْعَلَا، لِيَضْحَكُوْا، اُعْرُجْ، لِيَعْرُجَا .

سبق (۲۹)

بحث امر حاضر معروف با نون ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، فاعلِ مخاطب سے تاکید کے ساتھ کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب پر دلالت کرے؛ جیسے: **اِفْعَلَنَّ** (ضرور کر تو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)، **اُدْخُلَنَّ** (ضرور داخل ہو تو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **اِفْعَلَنَّ، اِفْعَلَانِّ، اِفْعَلُنَّ، اِفْعَلِنَّ، اِفْعَلَانِّ، اِفْعَلْنَانِّ .**

بحث امر حاضر مجہول با نون ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ کسی کام کے کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لِيُفْعَلَنَّ** (چاہئے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لِتُفْعَلَنَّ، لِتُفْعَلَانِّ، لِتُفْعَلُنَّ، لِتُفْعَلِنَّ، لِتُفْعَلَانِّ، لِتُفْعَلْنَانِّ .**

بحث امر غائب ومتکلم معروف با نون ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، فاعل

غائب یا فاعل متکلم سے تاکید کے ساتھ کسی کام کے کرنے یا ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: لِيَفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں) لِيَدْخُلَنَّ (چاہئے کہ ضرور داخل ہو وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: لِيَفْعَلَنَّ، لِيَفْعَلانِّ، لِيَفْعَلُنَّ، لِتَفْعَلَنَّ، لِتَفْعَلانِّ، لِيَفْعَلْنَانِّ، لِأَفْعَلَنَّ، لِنَفْعَلَنَّ.

بحث امر غائب ومتکلم مجہول بانون ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ کسی کام کے کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: لِيُفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد، زمانۂ آئندہ میں)۔[1]

گردان: لِيُفْعَلَنَّ، لِيُفْعَلانِّ، لِيُفْعَلُنَّ، لِتُفْعَلَنَّ، لِتُفْعَلانِّ، لِيُفْعَلْنَانِّ، لِأُفْعَلَنَّ، لِنُفْعَلَنَّ.

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث امر حاضر معروف/ مجہول بانون ثقیلہ اور امر غائب ومتکلم معروف/ مجہول بانون ثقیلہ کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَشْعُرُ (محسوس کرنا)، يَسْكُنُ (رہنا)، يَعْرِضُ (پیش کرنا)، يَعْرِفُ (پہچاننا)، يَسْهَرُ (جاگتے رہنا)، يَرْضَعُ (دودھ پلانا)، يَرْعَبُ (ڈرنا)، يَطْهُرُ (پاک ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

اُشْعُرُنَّ، لِتُرْضَعْنَانِّ، لِيَسْكُنَنَّ، لِأُعْرَضَنَّ، اِعْرِفِنَّ، لِيَسْهَرَانِّ، لِتُعْرَفُنَّ، لِنَرْعَبَنَّ، لِيُرْعَبَانِّ، اُطْهُرْنَانِّ، لِيَفْعَلْنَانِّ، لِتُفْعَلانِّ.

سبق (۳۰)

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ: اِفْعَلَنْ، اِفْعَلُنْ، اِفْعَلِنْ.

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ: لِتُفْعَلَنْ، لِتُفْعَلُنْ، لِتُفْعَلِنْ.

بحث امر غائب ومتکلم معروف بانون خفیفہ: لِيَفْعَلَنْ، لِيَفْعَلُنْ، لِتَفْعَلَنْ، لِأَفْعَلَنْ، لِنَفْعَلَنْ.

---

(۱) جو تعریف امر معروف/ ومجہول بانونِ ثقیلہ کی گئی ہے، وہی آگے امر معروف/ ومجہول بانونِ خفیفہ کی ہوگی۔

بحث امر غائب ومتکلم مجہول بانون خفیفہ: لِيُفْعَلَنْ، لِيُفْعَلُنْ، لِتُفْعَلَنْ، لِأُفْعَلَنْ، لِنُفْعَلَنْ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث امر حاضر معروف/ مجہول بانون خفیفہ اور امر غائب ومتکلم معروف/ مجہول بانون خفیفہ کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَفْحَصُ (جانچنا)، **يَفْسَخُ** (معاملہ ختم کرنا)، **يَعْطَشُ** (پیاسا ہونا)، **يَلْبَثُ** (ٹھہرنا)، **يَغْمِزُ** (اشارہ کرنا)، **يَعْمِدُ** (قصد کرنا)، **يَقْعُدُ** (بیٹھنا)، **يَكْتُبُ** (لکھنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

اِفْحَصَنْ، لِتُفْسَخُنْ، لِيَعْطَشُنْ، لِنَغْمَزَنْ، اِعْمِدِنْ، لِأَقْعُدَنْ، لِتَكْتُبَنْ، لِيُكْتَبُنْ، اِلْبَثُنْ، لِيَعْمِدَنْ، لِتُعْمَدَنْ، لِيُفْعَلُنْ، لِتُفْعَلَنْ .

سبق (۳۱)

فعل نہی کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا امر کی بحث تھی، جب آپ نہی بنانا چاہیں، تو ''لائے نہی''، فعل مضارع کے شروع میں لے آئیں۔

''لائے نہی'' ''لَمْ'' کی طرح فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخری حرف کو جزم دیتا ہے، اگر اُس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو؛ جیسے: **لَا تَفْعَلْ** . اور اگر حرفِ علت ہو، تو اُس کو گرادیتا ہے جیسے: **لَا تَدْعُ، لَا تَرْمِ، لَا تَخْشَ** . اور سات صیغوں سے نونِ اعرابی کو بھی گرا دیتا ہے؛ جیسے: **لَا يَفْعَلَا، لَا تَفْعَلَا، لَا تَفْعَلَا، لَا تَفْعَلَا، لَا يَفْعَلُوْا، لَا تَفْعَلُوْا، لَا تَفْعَلِيْ** . اور دو صیغوں (یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر) کے لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا؛ جیسے: **لَا يَفْعَلْنَ، لَا تَفْعَلْنَ .**

اور نونِ تاکید جس طرح فعل مضارع میں آتا ہے، اسی طرح نہی میں بھی آتا ہے۔

سبق (۳۲)

بحث نہی حاضر معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں فاعلِ مخاطب سے کسی کام

کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَا تَفْعَلْ** (مت کر تو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)، **لَا تَدْخُلْ** (مت داخل ہو تو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لَا تَفْعَلْ، لَا تَفْعَلَا، لَا تَفْعَلُوْا، لَا تَفْعَلِيْ، لَا تَفْعَلَا، لَا تَفْعَلْنَ .**

بحث نہی حاضر مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَا تُفْعَلْ** (چاہئے کہ نہ کیا جائے تو ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لَا تُفْعَلْ، لَا تُفْعَلَا، لَا تُفْعَلُوْا، لَا تُفْعَلِيْ، لَا تُفْعَلَا، لَا تُفْعَلْنَ .**

بحث نہی غائب ومتکلم معروف: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں فاعلِ غائب یا فاعلِ متکلم سے کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: **لَا يَفْعَلْ** (چاہئے کہ نہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)، **لَا يَدْخُلْ** (چاہئے کہ نہ داخل ہو وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لَا يَفْعَلْ، لَا يَفْعَلَا، لَا يَفْعَلُوْا، لَا تَفْعَلْ، لَا تَفْعَلَا، لَا يَفْعَلْنَ، لَا أَفْعَلْ، لَا نَفْعَلْ .**

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول: وہ فعل ہے جو زمانۂ آئندہ میں کسی کام کے نہ کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو؛ جیسے: **لَا يُفْعَلْ** (چاہئے کہ نہ کیا جائے وہ ایک مرد زمانۂ آئندہ میں)۔

گردان: **لَا يُفْعَلْ، لَا يُفْعَلَا، لَا يُفْعَلُوْا، لَا تُفْعَلْ، لَا تُفْعَلَا، لَا يُفْعَلْنَ، لَا أُفْعَلْ، لَا نُفْعَلْ .**

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نہی حاضر معروف/ مجہول اور نہی غائب ومتکلم معروف/ مجہول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَكْشِفُ (کھولنا)، **يَمْكُثُ** (ٹھہرنا)، **يَعْرُكُ** (ملنا)، **يَعْزِلُ** (علیحدہ کرنا)، **يَغْضَبُ** (غصہ ہونا)، **يَصْعَدُ** (چڑھنا)، **يَمْحَقُ** (مٹانا)، **يَمْزَحُ** (مزاق کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

لَا تَکْشِفُوْا، لَا تُکْشَفْنَ، لَا یَمْکُثْنَ، لَا أُعْرَکْ، لَا تَغْضَبِیْ، لَا نَعْزِلْ، لَا تُعْزَلْنَ، لَا یَصْعَدَا، لَا تُمْحَقَا، لَا تَمْزَحْنَ، لَا یُمْزَحُوْا، لَا یَعْرُکْ .

سبق (۳۳)

بحث نہی حاضر معروف بانونِ ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانہ آئندہ میں، فاعل مخاطب سے تاکید کے ساتھ کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: لَا تَفْعَلَنَّ (ہرگز مت کر تو ایک مرد زمانہ آئندہ میں)، لَا تَدْخُلَنَّ (ہرگز مت داخل ہو تو ایک مرد، زمانہ آئندہ میں)۔

گردان: لَا تَفْعَلَنَّ، لَا تَفْعَلَانِّ، لَا تَفْعَلُنَّ، لَا تَفْعَلِنَّ، لَا تَفْعَلَانِّ، لَا تَفْعَلْنَانِّ .

بحث نہی حاضر مجہول بانونِ ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانہ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ کسی کام کے نہ کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے : لَا تُفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد، زمانہ آئندہ میں)۔

گردان: لَا تُفْعَلَنَّ، لَا تُفْعَلَانِّ، لَا تُفْعَلُنَّ ، لَا تُفْعَلِنَّ، لَا تُفْعَلَانِّ، لَا تُفْعَلْنَانِّ .

بحث نہی غائب ومتکلم معروف بانونِ ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانہ آئندہ میں، فاعل غائب یا فاعل متکلم سے تاکید کے ساتھ کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم ہو؛ جیسے: لَا یَفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں)، لَا یَدْخُلَنَّ (چاہئے کہ ہرگز نہ داخل ہو وہ ایک مرد، زمانہ آئندہ میں)۔

گردان: لَا یَفْعَلَنَّ، لَا یَفْعَلَانِّ، لَا یَفْعَلُنَّ، لَا تَفْعَلَنَّ، لَا تَفْعَلَانِّ، لَا یَفْعَلْنَانِّ، لَا أَفْعَلَنَّ، لَا نَفْعَلَنَّ .

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول بانونِ ثقیلہ: وہ فعل ہے جو زمانہ آئندہ میں، تاکید کے ساتھ کسی کام کے نہ کئے جانے کی طلب پر دلالت کرے، اور اُس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے : لَا یُفْعَلَنَّ (چاہئے کہ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد، زمانہ آئندہ میں)۔

گردان: لَا يُفْعَلَنَّ، لَا يُفْعَلَانِّ، لَا يُفْعَلُنَّ، لَا تُفْعَلَنَّ، لَا تُفْعَلَانِّ، لَا يُفْعَلْنَانِّ، لَا أُفْعَلَنَّ، لَا نُفْعَلَنَّ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نہی حاضر معروف/ مجہول با نون ثقیلہ اور نہی غائب ومتکلم معروف/ مجہول با نون ثقیلہ کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَمْسَخُ (صورت بدلنا)، يَمْنَحُ (عطا کرنا)، يَنْعُمُ (نازک ہونا)، يَنْتِفُ (بال اکھیڑنا)، يَفْلِقُ (پھاڑنا)، يَرْكُضُ (ایڑ لگانا)، يَسْقُطُ (گر پڑنا)، يَمْزَحُ (مزاق کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

لَا تَمْسَخُنَّ، لَا تُمْسَخَانِّ، لَا يَمْنَحْنَانِّ، لَا أُمْنَحَنَّ، لَا يَنْعُمُنَّ، لَا تُنْتَفِنِّ، لَا تَفْلِقْنَانِّ لَا نُفْلَقَنَّ، لَا تَرْكُضِنَّ، لَا يُمْزَحَنَّ، لَا تَسْقُطَنَّ .

سبق (۳۴)

بحث نہی حاضر معروف با نون خفیفہ[1]: لَا تَفْعَلَنْ، لَا تَفْعَلُنْ ، لَا تَفْعَلِنْ .

بحث نہی حاضر مجہول با نون خفیفہ : لَا تُفْعَلَنْ، لَا تُفْعَلُنْ ، لَا تُفْعَلِنْ .

بحث نہی غائب ومتکلم معروف با نون خفیفہ : لَا يَفْعَلَنْ، لَا يَفْعَلُنْ، لَا تَفْعَلَنْ، لَا أَفْعَلَنْ، لَا نَفْعَلَنْ .

بحث نہی غائب ومتکلم مجہول با نون خفیفہ : لَا يُفْعَلَنْ، لَا يُفْعَلُنْ ،لَا تُفْعَلَنْ، لَا أُفْعَلَنْ، لَا نُفْعَلَنْ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث نہی حاضر معروف/ مجہول با نون خفیفہ اور نہی غائب ومتکلم معروف/ مجہول با نون خفیفہ کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَزْعُمُ (دعوی کرنا)، يَصْدُرُ (جاری ہونا)، يَصْرِفُ (پرکھنا)، يَغْرِزُ (چبھونا)، يَسْحَقُ (گھِسنا)، يَصْرُخُ (چیخنا، چلانا)، يَصْهَلُ (گھوڑے کا ہنہنانا)، يَفْجَعُ (مصیبت زدہ کرنا)۔

(۱) جو تعریف ما قبل میں نہی معروف/ ومجہول با نونِ ثقیلہ کی لکھی گئی ہے، وہی نہی معروف/ ومجہول با نونِ خفیفہ کی ہوگی۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں :

لَا تَزْعُمُنْ، لَا تُزْعَمَنْ، لَا يَصْدُرُنْ، لَا أَصْرِفَنْ، لَا تَغْرِزِنْ، لَا نُصْرَخَنْ، لَا يَفْجَعَنْ .

سبق (۳۵)

اسمائے مشتقہ[1] کا بیان

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث نہی تھی، جب آپ اسم فاعل بنانا چاہیں، تو اسم فاعل فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے، اِس طرح کہ علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اُس کے بعد فاء کلمے کو فتحہ دیدیں، اور فاء اور عین کلمے کے درمیان "الفِ فاعل"[2] لے آئیں، اور عین کلمے کو کسرہ دیدیں، اور لام کلمہ پر تنوین زیادہ کردیں، تو اسم فاعل بن جائے گا؛ جیسے: **يَفْعَلُ** سے **فَاعِلٌ** .[3]

اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو مصدرِ معروف سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطورِ حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں قائم ہوں؛ جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)۔

بحث اسم فاعل: فَاعِلٌ، فَاعِلَانِ، فَاعِلُوْنَ، فَاعِلَةٌ، فَاعِلَتَانِ، فَاعِلَاتٌ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اسم فاعل کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَغْفُلُ (غافل ہونا)، **يَفْجُرُ** (گناہ کرنا)، **يَعْصِرُ** (نچوڑنا)، **يَعْصِمُ** (حفاظت کرنا)،

(۱) اسم کی تین قسمیں ہیں: مصدر، مشتق اور جامد۔ **مصدر:** وہ اسم ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو غیر کے ساتھ قائم ہوں اور اُس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں؛ جیسے: الضَّربُ: زدن (مارنا)، اور القتل: کُشتن (مار ڈالنا)۔
مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو؛ جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)، مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔
جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ اُس سے کوئی بنتا ہو؛ جیسے: رَجُلٌ (مرد) جَعْفَرٌ (چھوٹی نہر، بڑی نہر)۔

(۲) الفِ فاعل: وہ الف ہے جو اسم فاعل بنانے کے لئے، فا اور عین کلمہ کے درمیان لایا جائے۔

(۳) یہ قاعدہ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ: فعل مضارع معروف سے علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد، میم مضموم شروع میں لے آئیں، اور آخری حرف کے ماقبل کو کسرہ دیدیں اگر وہ مکسور نہ ہو، اور لام کلمہ پر تنوین زیادہ کردیں، تو اسم فاعل بن جائے گا؛ جیسے: يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ .

یَعْمَلُ (کام کرنا)، **یَلْبَثُ** (ٹھہرنا)، **یَجْدَعُ** (ناک کاٹنا)، **یَنْصَحُ** (نصیحت کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

غَافِلَاتٌ، فَاجِرَانِ، عَاصِرَةٌ، عَامِلُوْنَ، لَابِسَتَانِ، جَادِعٌ، نَاصِحُوْنَ، عَاصِمَاتٌ.

سبق (۳۶)

اسم مفعول

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم فاعل تھی، جب آپ اسم مفعول بنانا چاہیں، تو اسم مفعول فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے، اِس طرح کہ علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اُس کے بعد میم مفتوح اُس کے شروع میں لے آئیں، اور عین کلمے کو ضمہ دیدیں، اور عین اور لام کلمے کے درمیان ''واوِ مفعول''[۱] لے آئیں، اور لام کلمے کو تنوین دیدیں، تو اسم مفعول بن جائے گا؛ جیسے: **یُفْعَلُ** سے **مَفْعُوْلٌ**.[۲]

اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو مصدرِ مجہول سے نکلا ہو، اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو؛ جیسے: **مَضْرُوْبٌ** (مارا ہوا)۔

بحث اسم مفعول: مَفْعُوْلٌ، مَفْعُوْلَانِ، مَفْعُوْلُوْنَ، مَفْعُوْلَةٌ، مَفْعُوْلَتَانِ، مَفْعُوْلَاتٌ.

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اسم مفعول کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

یَقْرَعُ (کھٹکھٹانا)، **یَمْدَحُ** (تعریف کرنا)، **یَلْعَقُ** (چاٹنا)، **یَسْمَعُ** (سننا)، **یَعْمَلُ** (کام کرنا)، **یَنْصُرُ** (مدد کرنا)، **یَضْرِبُ** (مارنا)، **یَقْتُلُ** (قتل کرنا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

مَقْرُوْعَةٌ، مَمْدُوْحَانِ، مَلْعُوْقٌ، مَسْمُوْعَاتٌ، مَعْمُوْلَتَانِ، مَنْصُوْرُوْنَ، مَضْرُوْبَةٌ.

---

(۱) واوِ مفعول: وہ واؤ ہے جو اسم مفعول بنانے کے لئے، عین اور لام کلمے کے درمیان لایا جائے۔

(۲) یہ قاعدہ ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ: فعل مضارع مجہول سے علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد، میم مضموم شروع میں لے آئیں، اور آخری حرف کو تنوین دیدیں، تو اسم مفعول بن جائے گا؛ جیسے: **یُجْتَنَبُ** سے **مُجْتَنَبٌ**.

تَتِمَّـهُ

اسم ظرف، اسم آلہ اور اسم تفضیل کا بیان

سبق (۳۷)

اسم ظرف

فصل: جب آپ اسمِ ظرفِ زمان ومکان بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو حذف کردیں، اور میم مفتوح اُس کے شروع میں لے آئیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیدیں اگر وہ مضموم ہو، ورنہ اُس کی حالت پر چھوڑ دیں، اور لام کلمے پر تنوین زیادہ کردیں، تو اسمِ ظرفِ زمان و مکان بن جائے گا؛ جیسے: يَفْعَلُ سے مَفْعَلٌ، يَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ.[1]

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے؛ جیسے: مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا مارنے کا وقت)۔

بحث اسم ظرف: مَفْعَلٌ، مَفْعَلَانِ، مَفَاعِلُ .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اسم ظرف کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

يَثْبُتُ (ٹھہرنا)، يَبْطُلُ (بےکار ہونا)، يَصْبِرُ (روکنا)، يَغْزِلُ (کاتنا)، يَغْمِزُ (اشارہ کرنا)، يَسْعَدُ (نیک بخت ہونا)، يَعْلَمُ (جاننا)، يَرْكَنُ (مائل ہونا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

مَثْبَتَانِ، مَبْطَلٌ، مَصَابِرُ، مَغْزِلٌ، مَغْمِزَانِ، مَسَاعِدُ، مَعْلَمَانِ، مَرْكَنٌ، مَصْبِرٌ .

سبق (۳۸)

اسم آلہ

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم ظرف تھی، جب آپ اسم آلہ بنانا چاہیں، تو

(۱) یہ قاعدہ ثلاثی مجرد سے اسم ظرف بنانے کا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے اسم ظرف، اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے؛ جیسے: مُجْتَنَبٌ، مُنْفَطَرٌ، مُسْتَنْصَرٌ وغیرہ۔

علامتِ مضارع کو حذف کر دیں، اور میم مکسور اُس کے شروع میں لے آئیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیدیں اگر وہ مفتوح نہ ہو، اور لام کلمے کو تنوین دیدیں، تو اسم آلہ بن جائے گا؛ جیسے: **یَفْعَلُ** سے **مِفْعَلٌ** .

اور اگر عین کلمے کے بعد ''الف'' لے آئیں، یا لام کلمے کے بعد ''تاء'' زیادہ کر دیں، تو اسم آلہ کے دوسرے دو صیغے، جو اکثر قاعدے کے موافق ہوتے ہیں، بن جائیں گے؛ جیسے: **مِفْعَلٌ** سے **مِفْعَالٌ** اور **مِفْعَلَةٌ** .[1]

اسم آلہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی چیز پر دلالت کرے جو فعل کے صادر ہونے کا آلہ (ذریعہ) ہو؛ جیسے: **مِضْرَبٌ** (مارنے کا آلہ)۔

بحث اسم آلہ: **مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَلَانِ، مِفْعَلَتَانِ، مَفَاعِلُ، مِفْعَالٌ، مِفْعَالَانِ، مَفَاعِيْلُ** .

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اسم آلہ کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:

یَجْلِسُ (بیٹھنا)، **یَحْلِفُ** (قسم کھانا)، **یَنْقُضُ** (توڑنا)، **یَدْخُلُ** (داخل ہونا)، **یَصْنَعُ** (بنانا)، **یَطْرَحُ** (ڈالنا)، **یَعْلَمُ** (جاننا)، **یَدْعَمُ** (سہارا دینا)۔

نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:

مِجْلَسَةٌ، مِطْرَاحَانِ، مِحْلَافٌ، مِنْقَضٌ، مِدْخَلَانِ، مِصْنَعَتَانِ، مَعَالِمُ، مَدَاعِيْمُ .

سبق (۳۹)

اسم تفضیل

فصل: یہ تمام جو کچھ بیان کیا گیا بحث اسم آلہ تھی، جب آپ اسم تفضیل بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو حذف کر دیں، اور ''ہمزۂ اسم تفضیل''[2] اُس کے شروع میں لے آئیں، اور عین کلمے کو فتحہ دیدیں اگر وہ مفتوح نہ ہو، اور لام کلمے کو تنوین مت دیں؛ جیسے: **یَفْعَلُ** سے

---

(۱) غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ نہیں آتا؛ لیکن اگر غیر ثلاثی مجرد سے اسم آلہ کے معنی اداء کرنے مقصود ہوں، تو مصدر پر لفظ ''مَابِهٖ'' بڑھا دیں؛ جیسے: مَابِهِ الاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا آلہ)۔

(۲) ہمزۂ اسم تفضیل: وہ ہمزہ ہے جو اسم تفضیل بنانے کے لئے، فاکلمہ سے پہلے لایا جائے۔

أَفْعَلُ . یہ طریقہ اسم تفضیل مذکر بنانے کا ہے۔
اور جب آپ اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ بنانا چاہیں، تو علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد، فا کلمے کو ضمہ دیدیں، اور عین کلمے کو ساکن کردیں، اور لام کلمے کے بعد "الف مقصورہ" زیادہ کردیں اور لام کلمے کو فتحہ دیدیں، تو اسم تفضیل مؤنث بن جائے گا؛ جیسے: یَفْعَلُ سے فُعْلٰی .[1]
اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٔ مصدری، دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں؛ جیسے: أَضْـرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)۔
بحث اسم تفضیل: أَفْعَلُ، أَفْعَلاَنِ، أَفْعَلُوْنَ، أَفَاعِلُ، فُعْلٰی، فُعْلَیَانِ، فُعْلَیَاتٌ، فُعَلٌ.
فائدہ: صفتِ مشبّہ: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے، جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطورِ ثبوت (یعنی تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں؛ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت)۔[2]
اسم مبالغہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں دوسرے کی طرف نظر کئے بغیر، معنیٔ مصدری زیادتی کے ساتھ پائے جائیں؛ جیسے: ضَرَّابٌ (زیادہ مارنے والا)۔[3]

تمرین

مندرجہ ذیل افعال سے بحث اسم تفضیل کی، ترجمہ کے ساتھ گردان کریں:
یَخْدَعُ (دھوکہ دینا)، یَهْجَعُ (سونا)، یَـكْبُرُ (بڑا ہونا)، یَـغْزِلُ (کاتنا)، یَـلْمَعُ (چمکنا)، یَلْعَبُ (کھیلنا)، یَهْرُبُ (بھاگنا)، یَسْتُرُ (چھپانا)۔
نیز مندرجہ ذیل کلمات کے معنی بتا کر صیغوں اور بحث کی شناخت کریں:
أَخْدَعَانِ، عَلِیْمٌ، أَكْبَرُ، أَغَازِلُ، لُمْعٰی، لُعْبَیَاتٌ، عَلَّامَةٌ، سُتَرٌ، أَلْعَبُ، أَسْتَرُوْنَ .

(۱) جو افعال رنگ یا عیب پر دلالت کرتے ہیں، اُن سے اسم تفضیل نہیں آتا، نیز غیر ثلاثی مجرد سے بھی اسم تفضیل نہیں آتا؛ لیکن اگر اس طرح کے افعال سے اسم تفضیل کے معنی اداء کرنے مقصود ہوں، تو مصدرِ منصوب پر لفظ "أَشَدُّ" بڑھا دیں؛ جیسے: أَشَدُّ اِجتِنَابًا (زیادہ پرہیز کرنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)، أَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)، أَشَدُّ صَمَمًا (زیادہ بہرہ)۔
(۲) صفت مشبہ کے اوزان کے لیے دیکھئے: درسِ علم الصیغہ، ص:۳۲
(۳) اسم مبالغہ اسم فاعل ہی کی ایک قسم ہے۔ اسم مبالغہ کے اوزان کے لیے دیکھئے: درسِ علم الصیغہ، ص:۳۸

الصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُوْم

مُنشِعب اُردو

مؤلف

مفتی محمد جاوید قاسمی سہارن پوری
سابق معین المدرسین دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالفکر دیوبند

صاحبِ منشعب کے مختصر حالات

''مولانا عبدالحی حسنی نے ''الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند'' میں تصریح کی ہے کہ ''منشعب'' جو صرف کا ایک مختصر رسالہ ''میزان الصرف'' کے ساتھ ملحق ہے، وہ شیخ حمزہ بدایونی کا تصنیف کیا ہوا ہے، نیز ''میزان الصرف'' مطبوعہ نظامی کانپور ۱۲۹۵ھ کے پیش لفظ میں حاشیہ پر مرقوم ہے کہ یہ کتاب ملا حمزہ بدایونی کی ہے، اور جو لوگ ملا بُزُرْ چمہر کی طرف انتساب کرتے ہیں، اُس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ملا بدایونی کے مزید حالات باوجود تلاش کے دستیاب نہ ہوسکے۔''

[حالات المصنفین ص:۱۱۲-۱۱۳]

سبق (۱)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ . وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ: مُحَمَّدٍ، وَآلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ .

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے، اور بہترین انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ اور درود وسلام نازل ہو اللہ کے رسول محمد ﷺ پر، اور آپ کی اولاد اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

جان لیجیے - اللہ تعالی آپ کو دونوں جہان میں نیک بخت بنائے - کہ تمام افعالِ متصرفہ اور اسمائے متمکنہ[۱] کی حروفِ اصلی کی ترکیب (یعنی تعداد) کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱) ثُلاثی (۲) رُباعی۔

ثلاثی: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں تین حروفِ اصلی[۲] ہوں؛ جیسے: نَصَرَ، ضَرَبَ .

رباعی: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں چار حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: بَعْثَرَ، عَرْقَبَ .

ثلاثی کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ۔

ثلاثی مجرد: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں کوئی زائد حرف نہ ہو؛ جیسے: حَمِدَ، مَنَعَ .

---

(۱) اسمائے متمکنہ اسم متمکن کی جمع ہے، اسم متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو؛ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں زید . اس کا دوسرا نام اسم معرب ہے۔

حروفِ اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی (۳) خماسی۔

ثلاثی: وہ اسم ہے جس میں تین حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: رَجُلٌ .

رباعی: وہ اسم ہے جس میں چار حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: جَعْفَرٌ .

خماسی: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروفِ اصلی ہوں؛ جیسے: سَفَرْجَلٌ .

پھر اِن تینوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید فیہ۔

(۲) حروفِ اصلی: وہ حروف ہیں جو کلمے کے تمام تغیرات میں حقیقۃً یا حکمًا موجود رہیں؛ جیسے: نَصَرَ میں نون، صاد، راء۔

ثلاثی مزید فیہ: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں کوئی زائد حرف بھی ہو؛ جیسے: اِجْتَنَبَ، أَکْرَمَ.
پھر جس فعل میں زائد حرف نہ ہو (یعنی مجرد) اُس کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) مُطَّرِد (۲) شاذ۔
مطرد: وہ فعلِ ثلاثی مجرد ہے جس کا وزن زیادہ استعمال ہوتا ہو؛ جیسے: ضَرَبَ.
شاذ: وہ فعلِ ثلاثی مجرد ہے جس کا وزن کم استعمال ہوتا ہو؛ جیسے: حَسِبَ.

تمرین

مندرجہ ذیل افعال میں ثلاثی، رباعی، مجرد، مزید فیہ اور مطرد وشاذ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

خَدَعَ (دھوکہ دینا)، زَلْزَلَ (ہلانا)، یَکْبُرُ (بڑا ہونا)، اِسْتَنْصَرَ (مدد طلب کرنا)، حَسِبَ یَحْسِبُ (گمان کرنا)، اِنْفَطَرَ (پھٹنا)، فَضِلَ یَفْضُلُ (زیادہ ہونا)۔

سبق (۲)

مطرد کے ابواب

مطرد کے پانچ باب ہیں:

پہلا باب: فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمے کے ضمہ کے ساتھ؛ جیسے: اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَۃُ: مدد کرنا۔

صرفِ صغیر[1]: نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً وَنُصْرَۃً، فَھُوَ نَاصِرٌ، وَنُصِرَ یُنْصَرُ نَصْراً وَنُصْرَۃً، فھو مَنْصُورٌ، الامر منه: اُنْصُرْ، والنھی عنه: لَاتَنْصُرْ، الظرف منه: مَنْصَرٌ، والآلة منه: مِنْصَرٌ ومِنْصَرَۃٌ وَمِنْصَارٌ، وتَثْنِیتُھما: مَنْصَرانِ ومِنْصَرانِ ومِنْصَرتَانِ ومِنْصَارانِ، والجمع منھما: مَنَاصِرُ ومَنَاصِیْرُ، افْعَل التفضیل منه: اَنْصَرُ، والمؤنث منه: نُصْرٰی، وتثنیتھما: اَنْصَرَانِ ونُصْرَیَانِ، والجمع منھما: اَنْصَرُونَ وَاَنَاصِرُ ونُصَرٌ ونُصْرَیَاتٌ.

---

(۱) گردان دو طرح کی ہوتی ہے: (۱) صرفِ صغیر (۲) صرفِ کبیر۔
صرفِ صغیر: وہ گردان کہلاتی ہے جس میں افعال کی اہم بحثوں کا پہلا صیغہ، اور اسماءِ مشتقہ کی اہم بحثوں کے تمام صیغے مذکور ہوں۔ صرفِ کبیر: وہ گردان کہلاتی ہے جس میں کسی ایک بحث کے تمام صیغے مذکور ہوں۔

اَلطَّلَبُ: تلاش کرنا، اَلدُّخُوْلُ: داخل ہونا، اَلْقَتْلُ: مار ڈالنا، اَلْفَتْلُ: بٹنا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۳)

دوسرا باب: فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے فتحہ اور مضارع میں عین کلمے کے کسرے کے ساتھ؛ جیسے: اَلضَّرْبُ وَالضَّرْبَةُ: مارنا، زمین پر چلنا، مثال بیان کرنا۔

صرفِ صغیر: ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْباً، فهو ضَارِبٌ، وَضُرِبَ يُضْرَبُ ضَرْباً، فهو مَضْرُوْبٌ، الامر منه: اِضْرِبْ، والنهى عنه: لَا تَضْرِبْ، الظرف منه: مَضْرِبٌ، والآلة منه: مِضْرَبٌ ومِضْرَبَةٌ وَمِضْرَابٌ، وتثنيتُهما: مَضْرِبَانِ و مِضْرَبَانِ و مِضْرَبَتَانِ ومِضْرَابَانِ، والجمعُ منهما: مَضَارِبُ وَمَضَارِيْبُ، أفعلُ التفضيلِ منه: أَضْرَبُ ، والمؤنثُ منه: ضُرْبىٰ ، وتثنيتُهما: أَضْرَبَانِ و ضُرْبَيَانِ، والجمع منهما: أَضْرَبُوْنَ وَ أَضَارِبُ وضُرَبٌ وَضُرْبَيَاتٌ .

اَلْغَسْلُ: دھونا، اَلْغَلْبُ: غلبہ کرنا، اَلظُّلْمُ: ظلم کرنا، اَلْفَصْلُ: جدا کرنا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۴)

تیسرا باب: فَعِلَ يَفْعَلُ کے وزن پر، ماضی میں عین کلمے کے کسرہ اور مضارع میں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ؛ جیسے: اَلسَّمْعُ و السَّمَاعُ: سننا، کان لگانا۔

صرفِ صغیر: سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعاً، فهو سَامِعٌ ، وَسُمِعَ يُسْمَعُ سَمْعاً، فهو مَسْمُوْعٌ، الامر منه: اِسْمَعْ، والنهى عنه: لَا تَسْمَعْ ، الظرف منه: مَسْمَعٌ، و الآلة منه: مِسْمَعٌ ومِسْمَعَةٌ ومِسْمَاعٌ، وتَثْنِيتُهما: مَسْمَعَانِ و مِسْمَعَانِ ومِسْمَعَتَانِ و مِسْمَاعَانِ، و الجمع منهما: مَسَامِعُ ومَسَامِيْعُ، أفْعل التفضيل منه: أَسْمَعُ،

والمؤنث منه: سُمْعٰی، وتثنیتهما: أَسْمَعَانِ، وسُمْعَيَانِ ،والجمع منهما: أَسْمَعُونَ و أَسَامِعُ وَ سُمَعٌ وَسُمْعَيَاتٌ .

اَلْعِلْمُ: جاننا، اَلْفَهْمُ: سمجھنا، اَلْحِفْظُ: یاد کرنا، اَلشَّهَادَةُ: گواہی دینا، اَلْحَمْدُ: تعریف کرنا، اَلْجَهْلُ: نہ جاننا۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۵)

چوتھا باب: فَعَلَ يَفْعَلُ کے وزن پر، ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے فتحہ کے ساتھ؛ جیسے: اَلْفَتْحُ: کھولنا۔

صرفِ صغیر: فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا، فَهُوَ فَاتِحٌ، وَفُتِحَ يُفْتَحُ فَتْحًا، فهو مَفْتُوحٌ، الامر منه: اِفْتَحْ ، والنهي عنه :لَا تَفْتَحْ ، الظرف منه: مَفْتَحٌ، والآلة منه: مِفْتَحٌ وَمِفْتَحَةٌ وَمِفْتَاحٌ، وتَثْنِيتُهما: مَفْتَحَانِ وَمِفْتَحَانِ وَمِفْتَحَتَانِ وَمِفْتَاحَانِ، والجمع منهما: مَفَاتِحُ ومَفَاتِيحُ، أفعل التفضيل منه :اَفْتَحُ ،والمؤنث منه: فُتْحٰی ، و تثنيتهما: اَفْتَحَانِ وَفُتْحَيَانِ، و الجمع منهما:اَفْتَحُونَ وَاَفَاتِحُ وَفُتَحٌ وَفُتْحَيَاتٌ.

جان لیجئے کہ ہر وہ فعل جو اِس وزن پر آتا ہے، اُس کے عین یا لام کلمے کی جگہ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہوتا ہے، حروفِ حلقی چھ ہیں: حَاء، خَاء، عَيْن، غَيْن، هَاء، هَمْزَه، جن کا مجموعہ " أَغَحُ خَعَهُ" ہے۔[1] بہرحال رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبٰی يَأْبٰی تو یہ شاذ ہیں۔[2]

(۱) مطلب یہ ہے کہ جو فعل "بابِ فتح" سے آتا ہے، لازمی طور پر اُس کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہوتا ہے؛ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس فعل کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی ہو، وہ "بابِ فتح" ہی سے ہو؛ بلکہ دوسرے ابواب سے بھی ہوسکتا ہے؛ جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ، رَجَعَ يَرْجِعُ وغیرہ۔

(۲) شاذ: وہ لفظ ہے جو قاعدہ یا استعمال کے خلاف ہو، شاذ کی تین صورتیں ہیں: (۱) صرف قاعدہ کے خلاف ہو، استعمال کے خلاف نہ ہو؛ جیسے: رَكَنَ يَرْكَنُ اور أَبٰی يَأْبٰی؛ اس لئے کہ یہ "بابِ فتح" سے آتے ہیں، حالاں کہ ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی نہیں ہے۔ (۲) صرف استعمال کے خلاف ہو، قاعدہ کے خلاف نہ ہو؛ جیسے: مَسْجَدٌ (جیم کے فتحہ کے ساتھ) قاعدہ کے مطابق ہے؛ مگر استعمال نہیں ہوتا۔ (۳) قاعدہ اور استعمال دونوں کے خلاف ہو؛ جیسے: وَالْيُقْطَعُ، فعل پر الف =

اَلْمَنْعُ: روکنا، اَلصَّبْغُ: رنگ کرنا، اَلرَّهْنُ: گروی رکھنا، اَلسَّلْخُ: کھال کھینچنا۔

تمرین

مندرجہ ذیل مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (٦)

پانچواں باب: فَعُلَ يَفْعُلُ کے وزن پر، ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے ضمہ کے ساتھ۔ جان لیجئے کہ یہ باب لازم ہے، اور اِس کا اسم فاعل اکثر "فَعِيْلٌ" کے وزن پر آتا ہے —— جیسے: اَلْكَرَمُ و الْكَرَامَةُ: باعزت ہونا۔

صرفِ صغیر: كَرُمَ يَكْرُمُ كَرَماً و كَرَامَةً، فهو كَرِيْمٌ، الامر منه: اُكْرُمْ، و النهى عنه: لَا تَكْرُمْ، الظرف منه :مَكْرَمٌ، و الآلةُ منه: مِكْرَمٌ و مِكْرَمَةٌ و مِكْرَامٌ، و تثنيتهما: مَكْرَمَانِ، و مِكْرَمَان و مِكْرَمَتَانِ و مِكْرَامَان، و الجمع منهما: مَكَارِمُ و مَكَارِيْمُ، أفعل التفضيل منه: أَكْرَمُ، و المؤنث منه :كُرْمىٰ، وتثنيتهما : أَكْرَمَانِ و كُرْمَيَان، و الجمع منهما: أَكْرَمُوْنَ و أَكَارِمُ و كُرَمٌ و كُرْمَيَاتٌ .

اَللُّطْفُ و اللَّطَافَةُ: پاکیزہ ہونا، اَلْقُرْبُ: نزدیک ہونا، اَلْبُعْدُ: دور ہونا، اَلْكَثْرَةُ: زیادہ ہونا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (٧)

شاذ کے ابوب

شاذ کے تین باب ہیں:

پہلا باب: فَعِلَ يَفْعِلُ کے وزن پر، ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمے کے کسرہ کے ساتھ؛ جیسے: اَلْحَسْبُ[1] و الْحِسْبَانُ: گمان کرنا۔

= لام داخل ہے جو قاعدہ اور استعمال دونوں کے خلاف ہے۔

(۱) یہاں "اَلحَسْبُ" کا ذکر محلِ نظر ہے؛ کیوں کہ اَلحَسْبُ گمان کرنے کے معنی میں نہیں آتا۔[دیکھئے: المعجم الوسیط، ص:۱۷۱]

صرفِ صغیر: حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْبًا و حِسْبَانًا فهو حَاسِبٌ، وَحُسِبَ یُحْسَبُ حَسْبًا وحِسْبَاناً فهو مَحْسُوْبٌ، الامر منه: اِحْسِبْ. والنهي عنه :لَا تَحْسِبْ، الظرف منه: مَحْسِبٌ، والآلة منه: مِحْسَبٌ و مِحْسَبَةٌ وَمِحْسَابٌ، و تثنيتهما: مَحْسِبَانِ ومِحْسَبَانِ ومِحْسَبَتَانِ ومِحْسَابَانِ، والجمع منهما: مَحَاسِبُ وَ مَحَاسِيْبُ، افعل التفضيل منه: أَحْسَبُ، والمؤنث منه: حُسْبیٰ ، وتثنيتهما: اَحْسَبَانِ و حُسْبَیَانِ، والجمع منهما: أَحْسَبُوْنَ وأَحاسِبُ وحُسَبٌ و حُسْبَیَاتٌ .

جان لیجئے کہ اِس باب سے ''حَسِبَ یَحْسِبُ اورنَعِمَ یَنْعِمُ'' کےعلاوہ کوئی اورصحیح[۱] کلمہ نہیں آیا ہے۔اَلنَّعْمُ والنَّعْمَۃُ:خوش حال ہونا۔

سبق(۸)

دوسراباب: فَعِلَ یَفْعُلُ کےوزن پر، ماضی میں عین کلمے کےکسرہ اورمضارع میں عین کلمے کےضمہ کےساتھ۔جان لیجئے کہ اِس باب سے ''فَضِلَ یَفْضُلُ'' کےعلاوہ کوئی اور صحیح کلمہ نہیں آیا ہے۔اوربعض حضرات ''حَضِرَ یَحْضُرُ اورنَعِمَ یَنْعُمُ''کوبھی اسی باب سے کہتے ہیں—— جیسے:اَلْفَضْلُ: زیادہ ہونا،غلبہ کرنا۔

صرفِ صغیر: فَضِلَ یَفْضُلُ فَضْلًا فهو فَاضِلٌ، وفُضِلَ یُفْضَلُ فَضْلًا فهو مَفْضُوْلٌ، الامر منه: أُفْضُلْ، والنهي عنه: لَا تَفْضُلْ، الظرف منه: مَفْضَلٌ، و الآلة منه، مِفْضَلٌ ومِفْضَلَةٌ ومِفْضَالٌ، وتثنيتهما: مَفْضَلَانِ ومِفْضَلَانِ و مِفْضَلَتَانِ و مِفْضَالَانِ، والجمع منهما: مَفَاضِلُ ومَفَاضِيْلُ، أفعل التفضيل منه: أَفْضَلُ، و المؤنث منه: فُضْلیٰ، وتثنيتهما: أَفْضَلَان وفُضْلَیَانِ ، والجمع منهما: أَفْضَلُوْنَ و أَفَاضِلُ وفُضَلٌ وفُضْلَیَاتٌ —— اَلْحُضُوْرُ: حاضر ہونا۔

سبق(۹)

تیسراباب: فَعُلَ یَفْعَلُ کےوزن پر، ماضی میں عین کلمے کےضمہ اورمضارع میں عین

(۱) صحیح: وہ فعل ہے جس کے حروفِ اصلی میں، ہمزہ، حرفِ علت اور دوحرف صحیح ایک جنس کے نہ ہوں۔

کلمے کے فتحہ کے ساتھ۔ جان لیجئے کہ ہر وہ ماضی جس کا عین کلمہ مضموم ہو، اُس کے مضارع کا بھی عین کلمہ مضموم ہوتا ہے؛ مگر معتل عین واوی[1] کی ایک گردان میں (ایسا نہیں ہے)؛ مثلاً: کُدُتَّ اور تَکَادُ —— جیسے: اَلْکَوْدُ و الْکَیْدُوْدَةُ: چاہنا، نزدیک ہونا۔

صرفِ صغیر: کَادَ[2] یَکَادُ[3] کَوْدًا و کَیْدُوْدَةً فهو کَائِدٌ[4]، و کِیْدَ[5] یُکَادُ کَوْدًا و کَیْدُوْدَةً فهو مَکُوْدٌ[6]، الامر منه: کَدْ[7]، والنهي عنه: لَاتَکَدْ[8]، الظرف منه: مَکَادٌ، و الآلة منه: مِکْوَدٌ ومِکْوَدَةٌ ومِکْوَادٌ، وتثنیتهما: مَکَادَانِ و مِکْوَدَانِ ومِکْوَدَتَانِ ومِکْوَادَانِ، والجمع منهما: مَکَاوِدُ ومَکَاوِیْدُ، افعل التفضیل منه: أَکْوَدُ، والمؤنث منه: کُوْدیٰ، وتثنیتهما: أَکْوَدَانِ و کُوْدَیَانِ، و الجمع منهما: أَکْوَدُوْنَ وأَکَاوِدُ و کُوْدٌ و کُوْدَیَاتٌ.

---

(۱) معتلِ عین واوی: وہ فعل ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرفِ علت: واؤ ہو؛ جیسے: کَادَ، یہ اصل میں کَوُدَ تھا۔

(۲) کَادَ: اصل میں کَوُدَ تھا، واؤ متحرک ما قبل مفتوح؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، کَادَ ہوگیا۔ یہی تعلیل کَادَتَا تک ہوگی۔

(۳) یَکَادُ: اصل میں یَکْوَدُ تھا، واؤ متحرک ما قبل حرفِ صحیح ساکن؛ لہٰذا واو کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی، واؤ اصل میں متحرک تھا، اب اُس کا ما قبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واو کو الف سے بدل دیا، یَکَادُ ہوگیا۔ یہی تعلیل یُکَادُ مضارع مجہول اور مَکَادٌ اسم ظرف میں ہوگی۔

(۴) کَائِدٌ: اصل میں کَاوِدٌ تھا، واؤ ایسے اسم کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا، جو "فاعِلٌ" کے وزن پر ہے؛ اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہے؛ لہٰذا واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا، کَائِدٌ ہوگیا۔

(۵) کِیْدَ: اصل میں کُوِدَ تھا، واؤ متحرک فعل ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا؛ لہٰذا ما قبل کو ساکن کرنے کے بعد، واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی، کِوْدَ ہوگیا، پھر واؤ ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا؛ لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل دیا، کِیْدَ ہوگیا۔

(۶) مَکُوْدٌ: اصل میں مَکْوُوْدٌ تھا، واؤ متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی، مَکُوْوْدٌ ہوگیا، واؤ اور واؤ دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے واؤ کو حذف کر دیا، مَکُوْدٌ ہوگیا۔

(۷) کَدْ: اصل میں اِکْوَدْ تھا، واؤ متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن؛ لہٰذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی، اِکَوْدْ ہوگیا، واؤ اور دال دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا، اِکَدْ ہوگیا، پھر ابتداء بالسکون کے ختم ہو جانے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کی ضرورت نہ رہی؛ لہٰذا شروع سے ہمزۂ وصل کو بھی حذف کر دیا، کَدْ ہوگیا۔

(۸) لَاتَکَدْ: اصل میں لَا تَکْوَدْ تھا، واؤ متحرک ما قبل حرفِ صحیح ساکن؛ لہٰذا واو کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی، واو اصل میں متحرک تھا، اب اُس کا ما قبل مفتوح ہوگیا؛ لہٰذا واؤ کو الف سے بدل دیا، لَا تَکَادْ ہوگیا، الف اور دال دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، لَا تَکَدْ ہوگیا۔

جان لیجئے کہ کُدْتَّ اصل میں کَوُدْتَ تھا، واوٗ پر ضمہ دشوار سمجھ کر، ماقبل کی حرکت دور کرنے کے بعد، ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیدیا، پھر واوٗ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا، اُس کے بعد دال کو تاء سے بدل کر، تاء کا تاء میں ادغام کردیا، کُدْتَّ ہوگیا۔

تَـکَادُ اصل میں تَـکْوَدُ تھا، (واوٗ متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن، لہٰذا) واوٗ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی، پھر ماقبل کے مفتوح ہوجانے کی وجہ سے واوٗ کو الف سے بدل دیا، تَکَادُ ہوگیا۔

اور بعض حضرات اِس لفظ (یعنی کَادَ یَکَادُ) کو ''بابِ سَمِعَ یَسْمَعُ'' سے بھی کہتے ہیں۔

سبق (۱۰)

ثلاثی مزید فیہ کا بیان

ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ملحق برباعی (۲) غیر ملحق برباعی

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی: وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہوگیا ہو، اور ''ملحق بہ'' کے باب کے معنی کے علاوہ، خاصیت کے قبیل سے کوئی دوسرے معنی اس میں نہ پائے جاتے ہوں؛ جیسے: جَلْبَبَ (چادر اوڑھائی اس ایک مرد نے)۔[1]

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی: وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے یا تو رباعی کے وزن پر نہ ہو، اور اگر رباعی کے وزن پر ہوجائے تو اُس کے باب میں دوسرے معنی بھی پائے جاتے ہوں؛ جیسے: اِجْتَنَبَ، أَکْرَمَ.

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل، یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو۔ (۲) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل، یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو۔

---

(۱) ثلاثی مزید فیہ ملحق حرف کی زیادتی کی وجہ سے جس رباعی کے وزن پر ہوجاتا ہے، اس رباعی کو ملحق بہ کہتے ہیں؛ جیسے: جَلْبَبَ دوسرے باء کی زیادتی کی وجہ سے بَعْثَرَ رباعی کے وزن پر ہوگیا؛ لہٰذا بَعْثَرَ کو ملحق بہ کہیں گے۔
خاصیات کا بیان ''پنج گنج اُردو'' اور ''درسِ علم الصیغہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

سبق (۱۱)

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی باہمزۂ وصل کے نو باب ہیں:

پہلا باب: اِفْتِعَالٌ کے وزن پر[۱]؛ جیسے: الاِجْتِنَابُ: پرہیز کرنا۔

صرفِ صغیر: اِجْتَنَبَ، یَجْتَنِبُ، اِجْتِنَابًا، فهو مُجْتَنِبٌ، واُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَابًا فهو مُجْتَنَبٌ، الامر منه: اِجْتَنِبْ، والنهی عنه: لَا تَجْتَنِبْ، الظرف منه: مُجْتَنَبٌ.

اَلْاِقْتِبَاسُ: نور کے ٹکڑے چننا، اَلْاِقْتِنَاسُ: شکار کرنا، اَلْاِلْتِمَاسُ: تلاش کرنا، اَلْاِعْتِزَالُ: یکسو ہونا، اَلْاِحْتِمَالُ: اٹھانا، اَلْاِخْتِطَافُ: اُچکنا۔

دوسرا باب: اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر[۲]؛ جیسے: الاِسْتِنْصَارُ: مدد طلب کرنا۔

صرفِ صغیر: اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا، فَهو مُسْتَنْصِرٌ، واُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا، فهو مُسْتَنْصَرٌ، الامر منه: اِسْتَنْصِرْ، والنهی عنه: لَاتَسْتَنْصِرْ، الظرف منه: مُسْتَنْصَرٌ.

اَلْاِسْتِغْفَارُ: بخشش چاہنا، اَلْاِسْتِفْسَارُ: پوچھنا، اَلْاِسْتِنْفَارُ: بھاگنا، بھگانا، اَلْاِسْتِخْلَافُ: کسی شخص کو اپنا یا کسی دوسرے کا قائم مقام بنانا، اَلْاِسْتِمْتَاعُ: کسی شخص یا چیز سے فائدہ اٹھانا ـــــ یہ دونوں باب لازم اور متعدی دونوں طرح آتے ہیں۔[۳]

تمرین

بابِ افتعال اور بات استفعال کے مندرجہ بالا تمام مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

---

(۱) اِس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ہمزۂ وصل اور فا کلمہ کے بعد تاء زائد ہو۔

(۲) اِس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ہمزۂ وصل، سین اور تاء زائد ہو۔

(۳) فعل کی دو قسمیں ہیں: لازم اور متعدی۔ فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی اُسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو؛ جیسے: ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا)۔ فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ اُسے مفعول بہ کی ضرورت ہو؛ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)۔

سبق (۱۲)

تیسرا باب: اِنْفِعَالٌ کے وزن پر[۱]۔ جان لیجئے کہ ہر وہ فعل جو اِس وزن پر آتا ہے، لازم ہوتا ہے ــــــ جیسے: اَلْاِنْفِطَارُ: پھٹا ہوا ہونا۔

صرفِ صغیر: اِنْفَطَرَ، يَنْفَطِرُ، اِنْفِطَارًا، فهو مُنْفَطِرٌ، الامر منه: اِنْفَطِرْ، و النهى عنه: لَا تَنْفَطِرْ، الظرف منه: مُنْفَطَرٌ.

اَلْاِنْصِرَافُ: پھرنا، اَلْاِنْقِلَابُ: بدلنا، اَلْاِنْخِفَافُ: ہلکا ہونا، اَلْاِنْشِعَابُ: شاخ در شاخ ہونا۔

چوتھا باب: اِفْعِلَالٌ کے وزن پر[۲]۔ جان لیجئے کہ یہ باب بھی لازم ہے ــــــ جیسے: اَلْاِحْمِرَارُ: سرخ ہونا۔

صرفِ صغیر: اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ، اِحْمِرَارًا، فهو مُحْمَرٌّ، الامر منه: اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ، والنهى عنه: لَا تَحْمَرَّ لَا تَحْمَرِّ لَا تَحْمَرِرْ، الظرف منه: مُحْمَرٌّ.

اَلْاِخْضِرَارُ: سبز ہونا، اَلْاِصْفِرَارُ: زرد ہونا، اَلْاِغْبِرَارُ: غبار آلود ہونا، اَلْاِبْلِقَاقُ: گھوڑے کا چتکبرا ہونا۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۱۳)

پانچواں باب: اِفْعِيلَالٌ کے وزن پر[۳]؛ جیسے: اَلْاِدْهِيمَامُ: سخت سیاہ ہونا۔

صرفِ صغیر: اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا، فهو مُدْهَامٌّ، الامر منه: اِدْهَامَّ، اِدْهَامِّ، اِدْهَامِمْ، والنهى عنه: لَا تَدْهَامَّ، لَا تَدْهَامِّ، لَا تَدْهَامِمْ، الظرف منه: مُدْهَامٌّ.

---

(۱) اِس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل اور نون زائد ہو۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل ہو، اور لام کلمہ مکرر ہو۔

(۳) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل اور عین کلمہ کے بعد الف زائد ہو، اور لام کلمہ مکرر ہو۔

اَلْاِسْمِيْرَارُ: گندم گوں ہونا، اَلْاِكْمِيْتَاتُ: گھوڑے کا سرخ وسیاہ ہونا، اَلْاِشْهِيْبَابُ گھوڑے کا سفید ہونا، اَلْاِصْحِيْرَارُ: گھاس کا خشک ہونا، اَلْاِسْحِيْرَارُ: ہم راز ہونا۔

جان لیجئے کہ یہ باب لازم ہے۔

چھٹا باب: اِفْعِيْعَالٌ کے وزن پر[1] جیسے: اَلْاِخْشِيْشَانُ: انتہائی سیاہ ہونا۔

صرفِ صغیر: اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَاناً، فهو مُخْشَوْشِنٌ، الامر منه: اِخْشَوْشِنْ، والنهي عنه: لَاتَخْشَوْشِنْ، الظرف منه: مُخْشَوشَنٌ.

اَلْاِخْرِيْرَاقُ: کپڑے کا پھٹا ہوا ہونا، اَلْاِخْلِيْلَاقُ: کپڑے کا پرانا ہونا، اَلْاِمْلِيْلَاحُ: پانی کا کھارا ہونا، اَلْاِحْدِيْدَابُ: کبڑا ہونا۔

جان لیجئے کہ یہ باب بھی لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۱۴)

ساتواں باب: اِفْعِوَّالٌ کے وزن پر[2] جیسے: اَلْاِجْلِوَّاذُ: اونٹ کا تیز دوڑنا۔

صرفِ صغیر: اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا، فهو مُجْلَوِّذٌ، الامر منه: اِجْلَوِّذْ، والنهي عنه: لَا تَجْلَوِّذْ، الظرف منه: مُجْلَوَّذٌ.

اَلْاِخْرِوَّاطُ: لکڑی چھیلنا، اَلْاِعْلِوَّاطُ: اونٹ کی گردن میں قلادہ باندھنا۔ کہا جاتا ہے: "اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرَ" جب کہ کوئی آدمی اونٹ کی گردن میں قلادہ لٹکائے۔[3]

جان لیجئے کہ یہ باب بھی لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل ہو، عین کلمہ مکرر ہو اور دونوں عینوں کے درمیان واوٗ زائد ہو۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل اور عین کلمہ کے بعد واوٗ مشدّد زائد ہو۔

(۳) صاحبِ منشعب نے اَلْاِعْلِوَّاطُ کے معنی "اونٹ کی گردن میں قلادہ لٹکانا" لکھے ہیں، جب کہ کتبِ لغت میں اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرَ کے معنی ملتے ہیں: 'اونٹ کی گردن پکڑ کر اُس پر سوار ہونا'۔ قلادہ کا لفظ نہیں ہے۔

آٹھواں باب: اِفَّاعُلٌ کے وزن پر[1] جیسے: اَلْاِثَّاقُلُ: بوجھل ہونا، خود کو بوجھل بنانا۔

صرفِ صغیر: اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلًا، فھو مُثَّاقِلٌ، الامر منه: اِثَّاقَلْ، والنهی عنه: لَاتَثَّاقَلْ، الظرف منه: مُثَّاقَلٌ.

اَلْاِدَّارُکُ: پہنچنا، پہنچانا، اَلْاِسَّاقُطُ: درخت سے پھل گرنا، اَلْاِشَّابُهُ: ہم شکل ہونا، اَلْاِصَّالُحُ: آپس میں صلح کرنا۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۱۵)

نواں باب: اِفَّعُّلٌ کے وزن پر[2] جیسے: اَلْاِطَّهُّرُ: پاک ہونا۔

صرفِ صغیر: اِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا، فھو مُطَّهِّرٌ، الامر منه: اِطَّهَّرْ، والنهی عنه: لَاتَطَّهَّرْ، الظرف منه: مُطَّهَّرٌ.

جان لیجئے کہ باب اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ: اصل میں تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ تھے، تاء کو ساکن کر کے فاء سے بدل دیا، پھر مخرج میں ہم جنس ہونے کی وجہ سے فاء کا فاء میں ادغام کر دیا، اُس کے بعد ہمزۂ وصل مکسور شروع میں لے آئے، تاکہ ابتداء بالسکون لازم نہ آئے، اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہو گئے۔

اَلْاِزَّمُّلُ: سر پر کپڑا باندھنا، اَلْاِضَّرُّعُ: عاجزی کرنا، اَلْاِجَّنُّبُ: دور رہنا، اَلْاِذَّکُّرُ: نصیحت قبول کرنا، یاد کرنا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

---

(۱) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل اور فاکلمہ کے بعد الف زائد ہو، اور فاکلمہ مکرر ہو۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ وصل ہو، اور فا اور عین کلمہ مکرر ہو۔

سبق (١٦)

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں:

پہلا باب: إِفْعَالٌ کے وزن پر[1]؛ جیسے: الإِکْرَام: عزت کرنا۔

صرفِ صغیر: أَکْرَمَ یُکْرِمُ إِکْرَامًا، فهو مُکْرِمٌ، وأُکْرِمَ یُکْرَمُ إِکْرَامًا، فهو مُکْرَمٌ، الأمر منه: أَکْرِمْ، والنهي عنه: لَا تُکْرِمْ، الظرف منه: مُکْرَمٌ.

الإِسْلَامُ: مسلمان ہونا اور اطاعت کے لیے گردن جھکانا، الإِذْهَابُ: لے جانا، الإِعْلَامُ اعلان کرنا، الإِکْمَالُ: پورا کرنا۔

جان لیجئے کہ اِس باب کے امر حاضر کا ہمزہ وصلی نہیں ہے؛ بلکہ ہمزۂ قطعی ہے، جو اُس کے مضارع تُکْرِمُ سے- جو کہ اصل میں تُأَکْرِمُ تھا- أُکْرِمُ کی موافقت کے لیے حذف ہو گیا ہے، أُکْرِمُ اصل میں أُأَکْرِمُ تھا، دوسرا ہمزہ اجتماعِ ہمزتین کی وجہ سے حذف ہو گیا، أُکْرِمُ ہو گیا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (١٧)

دوسرا باب: تَفْعِیْلٌ کے وزن پر[2]؛ جیسے: التَّصْرِیْفُ: گھمانا۔

صرفِ صغیر صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا، فهو مُصَرِّفٌ، وصُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفًا فهو مُصَرَّفٌ، الأمر منه: صَرِّفْ، والنهي عنه: لاتُصَرِّفْ، الظرف منه: مُصَرَّفٌ.

التَّکْذِیْبُ والکِذَّابُ: کسی شخص کو جھٹلانا، التَّقْدِیْمُ: آگے ہونا، آگے کرنا، التَّمْکِیْنُ: جگہ دینا، التَّعْظِیْمُ: عزت کرن، التَّعْجِیْلُ: جلدی کرنا۔

تیسرا باب: تَفَعُّلٌ کے وزن پر[3]؛ جیسے: التَّقَبُّلُ: قبول کرنا۔

---

(١) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فا کلمہ سے پہلے ہمزۂ قطعی ہو۔

(٢) اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہو؛ مگر فا کلمہ سے ''تاء'' نہ ہو۔

(٣) اس باب کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہو اور فا کلمہ سے پہلے تاء زائد ہو۔

صرف صغیر: تَـقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا، فهو مُتَقَبِّلٌ، وتُقُبِّلَ يُتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا، فهو مُتَقَبَّلٌ، الأمر منه: تَقَبَّلْ، والنهي عنه: لَاتَقَبَّلْ، الظرف منه: مُتَقَبَّلٌ .

التَّفَكُّهُ: پھل کھانا، **التَّلَبُّثُ:** دیر کرنا، **التَّعَجُّلُ:** جلدی کرنا، **التَّبَسُّمُ:** مسکرانا۔

جان لیجئے کہ ''بابِ تَفَعُّل وتفَاعُل'' میں جس جگہ دو تاء شروع کلمہ میں جمع ہوجائیں، تو وہاں ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۱۸)

چوتھا باب: مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر[1]؛ جیسے: **المُقَاتَلَةُ والقِتَالُ:** آپس میں لڑائی کرنا۔

صرفِ صغیر: قَـاتَـلَ يُـقَاتِلُ مُقَاتَلَةً وقِتَالًا، فهو مُقَاتِلٌ، وقُوتِلَ يُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً وقِتَالًا، فهو مُقَاتَلٌ، الأمر منه: قَاتِلْ، والنهي عنه: لَاتُقَاتِلْ، الظرف منه: مُقَاتَلٌ .

الـمُـعَاقَبَةُ والعِقَابُ: ایک دوسرے کو سزا دینا، **الـمُـخَادَعَةُ والخِدَاعُ:** دھوکہ دینا، **المُلَازَمَةُ واللِّزَامُ:** آپس میں ایک دوسرے کو لازم پکڑنا، **المُبَارَكَةُ:** اللہ تعالیٰ، یا کسی شخص یا کسی چیز سے برکت حاصل کرنا۔

پانچواں باب: تَفَاعُلٌ کے وزن پر[2]؛ جیسے: **التَّقَابُلُ:** ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونا۔

صرفِ صغیر: تَـقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا، فهو مُتَقَابِلٌ، وتُقُوبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلًا، فهو مُتَقَابَلٌ، الأمر منه: تَقَابَلْ، والنهي عنه: لَاتَقَابَلْ، الظرف منه: مُتَقَابَلٌ .

التَّـخَـافُتُ: آپس میں خفیہ بات کرنا، **التَّـعَارُفُ:** ایک دوسرے کو پہچاننا، **التَّـفَـاخُرُ:** آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

---

(۱) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ کے بعد الف زائد ہو۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں فاکلمہ سے پہلے تاء اور فاکلمہ کے بعد الف زائد ہو۔

سبق (۱۹)

رباعی کا بیان

رباعی کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید فیہ۔

رباعی مجرد: وہ فعل ہے جس میں کوئی زائد حرف نہ ہو؛ جیسے: بَعْثَرَ .

رباعی مزید فیہ: وہ فعل ہے جس میں کوئی زائد حرف بھی ہو؛ جیسے: تَسَرْبَلَ .

رباعی مجرد کا ایک باب ہے، اور وہ لازم ومتعدی دونوں طرح آتا ہے۔

بابِ اول[1]: فَعْلَلَةٌ کے وزن پر[2]؛ جیسے: البَعْثَرَةُ: اُبھارنا۔

صرفِ صغیر: بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً، فهو مُبَعْثِرٌ، وبُعْثِرَ يُبَعْثَرُ بَعْثَرَةً، فهو مُبَعْثَرٌ، الأمر منه: بَعْثِرْ، والنهي عنه: لَاتُبَعْثِرْ، الظرف منه: مُبَعْثَرٌ .

الدَّحْرَجَةُ: لُڑھکانا، العَسْكَرَةُ: لشکر بنانا، القَنْطَرَةُ: پُل باندھنا، الزَّعْفَرَةُ: زعفران سے رنگنا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۲۰)

رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل

رباعی مزید فیہ کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل، یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل نہ ہو۔ (۲) رباعی مزید فیہ با ہمزۂ وصل، یعنی جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو۔

رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کا بھی ایک باب ہے، اور وہ باب لازم ہے اور قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

---

(۱) رباعی مجرد کا ایک ہی باب ہے؛ لہٰذا یہاں ''بابِ اول'' کہنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی میں چار حروف اصلی ہوں۔

بابِ اول[1]: **تَفَعْلُلٌ** کے وزن پر[2] جیسے: **التَّسَرْبُلُ**: قمیص پہننا۔

صرفِ صغیر: **تَسَرْبَلَ یَتَسَرْبَلُ تَسَرْبُلًا، فهو مُتَسَرْبِلٌ، الأمر منه: تَسَرْبَلْ، والنهي عنه: لَا تَسَرْبَلْ، الظرف منه: مُتَسَرْبَلٌ .**

التَّبَرْقُعُ: برقع پہننا، **التَّمَقْهُرُ**: مقہور[3] ہونا، **التَّزَنْدُقُ**: بددین ہونا، **التَّبَخْتُرُ**: اِترا کر چلنا۔

تمرین

مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۲۱)

رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل

رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے دو باب ہیں اور وہ دونوں باب لازم ہیں۔

پہلا باب: **اِفْعِنْلَالٌ** کے وزن پر[4] جیسے: **اَلِابْرِنْشَاقُ**: خوش ہونا۔

صرفِ صغیر: **اِبْرَنْشَقَ یَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا، فهو مُبْرَنْشِقٌ، الامر منه: اِبْرَنْشِقْ، و النهی عنه: لَا تَبْرَنْشِقْ ، الظرف منه: مُبْرَنْشَقٌ .**

اَلِاحْرِنْجَامُ: جمع ہونا، **اَلِابْلِنْدَاحُ**: جگہ کا کشادہ ہونا، **اَلِاسْلِنْطَاحُ**: چت لیٹنا، **اَلِاعْرِنْكَاسُ**: بالوں کا سیاہ ہونا۔

جان لیجئے کہ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

دوسرا باب: **اِفْعِلَّالٌ** کے وزن پر[5] جیسے: **اَلِاقْشِعْرَارُ**: رونگٹا کھڑا ہونا۔

صرفِ صغیر: **اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا، فهو مُقْشَعِرٌّ، الامر منه: اِقْشَعِرَّ،**

---

(۱) رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کا بھی ایک ہی باب ہے؛ لہٰذا یہاں بھی ''بابِ اول'' کہنا مناسب نہیں۔

(۲) اس باب کی علامت یہ ہے کہ چار حروفِ اصلی سے پہلے تاء زائد ہو۔

(۳) وہ شخص جس پر غصہ کیا جائے۔

(۴) اس باب کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل ہو اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہو۔

(۵) اس باب کی علامت یہ ہے کہ دوسرا لام مشدد ہو، چار حروفِ اصلی پر ایک لام زائد ہو اور ماضی اور امر میں ہمزۂ وصل ہو۔

اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ، والنهى عنه: لَا تَقْشَعِرَّ، لَا تَقْشَعِرِّ لَا تَقْشَعْرِرْ، الظرف منه: مُقْشَعَرٌّ.

اِلاقْمِطْرَارُ: انتہائی ناراض ہونا، اِلاشْفِتْرَارُ: پراگندہ ہونا، اِلازْمِهْرَارُ: جسم کا سرخ ہونا، اِلاسْمِهْرَارُ: کانٹے کا سخت ہونا، اِلاسْمِخْرَارُ: بلند ہونا۔

جان لیجئے کہ یہ باب قرآن شریف میں آیا ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾ (رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اِس سے اُن لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں)۔

تمرین

دونوں ابواب کے مندرجہ بالا مصادر سے صرف صغیر کرنے کے بعد، ہر بحث کی صرف کبیر کریں۔

سبق (۲۲)

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کا بیان

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) ملحق برباعی مجرد (۲) ملحق برباعی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد: وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی مجرد کے وزن پر ہوگیا ہو، اور "ملحق بہ" کے باب کے معنی کے علاوہ، خاصیت کے قبیل سے کوئی دوسرے معنی اُس میں نہ پائے جاتے ہوں؛ جیسے: جَلْبَبَ .

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مزید فیہ: وہ ثلاثی مزید فیہ ہے جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے رباعی مزید فیہ کے وزن پر ہوگیا ہو، اور "ملحق بہ" کے باب کے معنی کے علاوہ، خاصیت کے قبیل سے کوئی دوسرے معنی اس میں نہ پائے جاتے ہوں؛ جیسے: تَجَلْبَبَ .

سبق (۲۳)

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد کے سات باب ہیں:

پہلا باب: فَعْلَلَةٌ کے وزن پر، لام کلمہ کے تکرار کے ساتھ؛ جیسے: الجَلْبَبَةُ: چادر پہنانا۔

صرفِ صغیر: جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً، فهو مُجَلْبِبٌ، وجُلْبِبَ يُجَلْبَبُ جَلْبَبَةً فهو مُجَلْبَبٌ، الامر منه: جَلْبِبْ، والنهي عنه: لَاتُجَلْبِبْ، الظرف منه: مُجَلْبَبٌ.

الشَّمْلَلَةُ: تیز دوڑنا۔ یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

دوسرا باب: فَعْنَلَةٌ کے وزن پر، عین اور لام کلمہ کے درمیان ''نون'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلْقَلْنَسَةُ: ٹوپی پہنانا۔

صرفِ صغیر: قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً ، فهو مُقَلْنِسٌ، وقُلْنِسَ يُقَلْنَسُ قَلْنَسَةً، فهو مُقَلْنَسٌ، الامر منه: قَلْنِسْ، والنهي عنه: لَا تُقَلْنِسْ، الظرف منه: مُقَلْنَسٌ .

یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۲۴)

تیسرا باب: فَوْعَلَةٌ کے وزن پر، فا اور عین کلمہ کے درمیان ''واوٌ'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلْجَوْرَبَةُ : پائتابہ پہنانا۔

صرفِ صغیر: جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً ، فهو مُجَوْرِبٌ، وجُوْرِبَ يُجَوْرَبُ جَوْرَبَةً، فهو مُجَوْرَبٌ، الامر منه: جَوْرِبْ، والنهي عنه: لَا تُجَوْرِبْ، الظرف منه: مُجَوْرَبٌ .

الحَوْقَلَةُ: انتہائی بوڑھا ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

چوتھا باب: فَعْوَلَةٌ کے وزن پر، عین اور لام کلمہ کے درمیان ''واوٌ'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: السَّرْوَلَةُ: لنگی پہنانا۔

صرفِ صغیر: سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً ، فهو مُسَرْوِلٌ، وسُرْوِلَ يُسَرْوَلُ سَرْوَلَةً، فهو مُسَرْوَلٌ، الامر منه: سَرْوِلْ، والنهي عنه: لَا تُسَرْوِلْ، الظرف منه: مُسَرْوَلٌ .

الجَهْوَرَةُ: آواز بلند کرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۲۵)

پانچواں باب: فَیْـعَـلَةٌ کے وزن پر، فا اور عین کلمہ کے درمیان ''یاء'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلْخَیْعَلَةُ: بغیر آستین کا کرتا پہنانا۔

صرفِ صغیر: خَیْعَلَ یُخَیْعِلُ خَیْعَلَةً، فهو مُخَیْعِلٌ، و خُوْعِلَ یُخَیْعَلُ خَیْعَلَةً، فهو مُخَیْعَلٌ، الامر منه: خَیْعِلْ، والنهی عنه: لَا تُخَیْعِلْ، الظرف منه: مُخَیْعَلٌ .

اَلْهَیْـمَـنَةُ: گواہ ہونا۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ''ہاء'' ہمزہ کے بدلے میں آئی ہے۔

اَلصَّیْطَرَةُ: مسلط ہونا۔

یہ باب قرآن شریف میں آیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ﴾ (آپ اُن پر مسلط نہیں ہیں)۔

جان لیجئے کہ خُوْعِلَ اصل میں خُیْعِلَ تھا، ماقبل کے مضموم ہونے کی وجہ سے یاء کو واؤ سے بدل دیا، خُوْعِلَ ہوگیا۔

چھٹا باب: فَعْیَلَةٌ کے وزن پر، عین اور لام کلمہ کے درمیان ''یاء'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلشَّرْیَفَةُ: کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا۔

صرفِ صغیر: شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ شَرْیَفَةً، فهو مُشَرْیِفٌ، و شُرْیِفَ یُشَرْیَفُ شَرْیَفَةً، فهو مُشَرْیَفٌ، الامر منه: شَرْیِفْ، والنهی عنه: لَا تُشَرْیِفْ، الظرف منه: مُشَرْیَفٌ .

اَلْجَزْیَلَةُ: سونے کا ملمع کرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۲۶)

ساتواں باب: فَعْلَاةٌ کے وزن پر، لام کلمہ کے بعد ایسے ''الف'' کی زیادتی کے ساتھ جو یاء کے بدلے میں آیا ہو؛ جیسے: اَلْقَلْسَاةُ: ٹوپی پہنانا۔ یہ اصل میں قَلْسَیَةٌ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح، یاء کو الف سے بدل دیا، قَلْسَاةٌ ہوگیا۔

صرفِ صغیر: قَلْسٰی یُقَلْسِیْ قَلْسَاةً، فهو مُقَلْسٍ، و قُلْسِيَ یُقَلْسٰی قَلْسَاةً،

فهو مُقَلْسًى الامر منه: قَلْسِ، والنهي عنه: لَا تُقَلْسِ، الظرف منه: مُقَلْسًى .

الجَعْبَاةُ: ڈالنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

یُـقَلْسِيُ :اصل میں یُـقَلْسِيُ تھا، کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر، یاء کو ساکن کر دیا، یُقَلْسِیْ ہوگیا۔

مُـقَلْـسٍ :اصل میں مُـقَلْسِيٌ تھا، کسرہ کے بعد یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر، یاء کو ساکن کر دیا، مُقَلْسِیْنْ ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، مُقَلْسٍ ہوگیا۔

یُـقَـلْسٰی:اصل میں یُـقَلْسَيُ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، یُقَلْسٰی ہوگیا۔

مُقَلْسًى : اصل میں مُقَلْسَيٌ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کو الف سے بدل دیا، مُـقَلْسَانْ ہوگیا، الف اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے؛ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا، مُقَلْسًى ہوگیا۔

قَلْسِ : اصل میں قَلْسِيُ تھا، یاء علامتِ جزمی کی وجہ سے حذف ہوگئی، قَلْسِ ہوگیا۔

لَا تُـقَلْـسِ: اصل میں لَا تُـقَـلْسِيُ تھا، یہاں بھی یاء علامتِ جزمی کی وجہ سے حذف ہوگئی، لَا تُقَلْسِ ہوگیا۔

سبق (۲۷)

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ ملحق بر باعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ملحق بہ تَـدَحْرَجَ ،یعنی جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے تَدَحْرَجَ رباعی مزید فیہ کے وزن پر ہوگیا ہو۔ (۲) ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ ، یعنی جو حرف کی زیادتی کی وجہ سے اِحْرَنْجَمَ رباعی مزید فیہ کے وزن پر ہوگیا ہو۔

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ تَدَحْرَجَ کے آٹھ باب ہیں:

پہلا باب: تَـفَعْلُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے "تاء" کی زیادتی اور لام کلمہ کے تکرار

کے ساتھ؛ جیسے: التَّجَلْبُبُ: چادر اوڑھنا۔

صرفِ صغیر: تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا، فهو مُتَجَلْبِبٌ، الامر منه: تَجَلْبَبْ والنهي عنه: لَا تَجَلْبَبْ، الظرف منه: مُتَجَلْبَبٌ .

التَّغَبْرُرُ: گردآلود ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

دوسرا باب: تَفَعْنُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور عین اور لام کلمہ کے درمیان ''نون'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: التَّقَلْنُسُ: ٹوپی پہننا۔

صرفِ صغیر: تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا، فهو مُتَقَلْنِسٌ، الامر منه: تَقَلْنَسْ، والنهي عنه: لَا تَتَقَلْنَسْ، الظرف منه: مُتَقَلْنَسٌ —— یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۲۸)

تیسرا باب: تَمَفْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور ''میم'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلتَّمَسْكُنُ: ذلت کی حالت ظاہر کرنا۔

صرفِ صغیر: تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُنًا، فهو مُتَمَسْكِنٌ، الامر منه: تَمَسْكَنْ، والنهي عنه: لَا تَتَمَسْكَنْ، الظرف منه: مُتَمَسْكَنٌ .

التَّمَنْدُلُ: رومال سے ہاتھ پونچھنا؛ کہا جاتا ہے: تَمَنْدَلَ الرَّجُلُ، جب کہ کوئی شخص رومال سے ہاتھ پونچھے۔

جان لیجئے کہ یہ باب شاذ ہے؛ بلکہ میم کے اصلی ہونے کے وہم کی بناء پر غلط کے قبیل سے ہے۔[1]

---

(۱) **نوٹ:** ''بابِ تَمَفْعُلٌ'' کے ملحق ہونے میں علماء صرف کا اختلاف ہے، صاحبِ ''علم الصیغہ'' ملحق ہونے کے قائل ہیں اور اکثر علماء صرف اسے ملحق نہیں مانتے۔ پھر جو حضرات اسے ملحق نہیں مانتے ہیں، اُن میں سے بعض؛ مثلاً صاحب ''منشعب'' کے نزدیک یہ باب غلط ہے، یعنی اس باب سے آنے والا ہر لفظ لغت کی رو سے مہمل ہے۔ اور بعض حضرات؛ مثلاً مولانا عبدالعلی صاحب اس لفظ کو صحیح کہتے ہیں، مگر ملحق نہیں مانتے؛ بلکہ رباعی مزید فیہ قرار دیتے ہیں، چناں چہ وہ کہتے ہیں کہ تَمَسْكَنَ ''بابِ تَسَرْبَلَ'' سے ہے، یعنی ان کے نزدیک اس کا میم اصلی ہے، زائد نہیں ہے۔ =

چوتھا باب: تَفَعْلُةٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے اور لام کلمہ کے بعد ''تاء'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: **اَلتَّعَفُرُتُ**: خبیث ومکار ہونا ـــــ کہا جاتا ہے: **تَعَفُرَتَ الرَّجُلُ** جب کہ کوئی آدمی عفریت یعنی خبیث ہوجائے۔

صرفِ صغیر: تَعَفُرَتَ یَتَعَفُرَتُ تَعَفُرُتًا، فهو مُتَعَفِرتٌ، الامر منه: تَعَفُرَتْ، والنهي عنه: لَا تَتَعَفُرَتْ، الظرف منه: مُتَعَفُرَتٌ .

جان لیجئے کہ یہ مثال نادر ہے۔اور یہ باب قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۲۹)

پانچواں باب: تَفَوْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور فا اور عین کلمے کے درمیان

=

دلیل ان حضرات کی یہ ہے کہ: اگر اس کو ملحق مان لیں تو فاکلمہ سے پہلے میم کو زائد ماننا پڑے گا، حالاں کہ فاکلمہ سے پہلے الحاق کی زیادتی نہیں آتی، صرف ''تاء'' فاکلمہ سے پہلے آتا ہے، اور وہ بھی مطاوعت کے معنی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، الحاق کے لئے نہیں آتا۔

صاحبِ ''علم الصیغہ'' کی تحقیق یہ ہے کہ یہ ملحق ہے؛ اس لئے کہ الحاق کے لئے تین شرائط ہیں:

(۱) ملحق زیادتی کی وجہ سے رباعی کے وزن پر ہوجائے۔

(۲) ملحق میں ملحق بہ کے معانی کے علاوہ خاصیت کے قبیل سے کوئی نئے معنی پیدا نہ ہوں۔

(۳) ملحق کو مادہ کے ساتھ مناسبت ہو، یعنی ملحق مادہ پر دلالت کرتا ہو، خواہ یہ دلالت مطابقی ہو، یا تضمنی، یا التزامی۔

تَمَسْکَنَ میں یہ تینوں شرطیں پائی جارہی ہیں، پہلی شرط اس طرح کہ یہ تاء اور میم کی زیادتی کی وجہ سے تَسَرْبَلَ رباعی کے وزن پر ہوگیا ہے۔اور دوسری شرط اس طرح کہ اِس میں ملحق بہ: تَسَرْبَلَ کی خاصیات کے علاوہ خاصیت کے قبیل سے کوئی نئے معنی پیدا نہیں ہوئے۔اور تیسری شرط اس طرح کہ یہ اپنے مادہ ''سکون'' پر، دلالت التزامی کے طور پر دلالت کررہا ہے؛ اس لئے کہ تَمَسْکَنَ کے معنی موضوع لہ مسکین ہونا ہے، اور سکون مسکین کے لئے لازم ہے؛ کیوں کہ جب ہم مسکین کا تصور کرتے ہیں تو ہمارا ذہن سکون کی طرف منتقل ہوتا ہے؛ اس لئے کہ فقیر آدمی عام طور پر ایک ہی جگہ رہتا ہے، زیادہ چلتا پھرتا نہیں؛ الغرض تَمَسْکَنَ کو اپنے مادہ کے ساتھ مناسبت موجود ہے، پس جب تَمَسْکَنَ میں الحاق کی تینوں شرطیں پائی جارہی ہیں تو پھر اس کے ملحق ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔

رہا یہ کہ فاکلمہ سے پہلے الحاق کی زیادتی نہیں آتی، تو یہ درست نہیں؛ صحیح بات یہ ہے کہ فاکلمہ سے پہلے بھی الحاق کی زیادتی آتی ہے، یہی وجہ ہے کہ صاحبِ ''فصول اکبری'' نے اُن اکثر صیغوں کو جن میں فاکلمہ سے پہلے زیادتی ہے، ملحقات میں شمار کیا ہے؛ مثلاً نَرْجَسَ وغیرہ، اگر فاکلمہ سے پہلے الحاق کی زیادتی نہ آتی تو وہ اُن کو ملحقات میں شمار نہ کرتے۔

''واؤ'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اَلتَّجَوْرُبُ: پائتابہ پہننا۔

صرفِ صغیر: تَجَوْرَبَ یَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا، فهو مُتَجَوْرِبٌ، الامر منه: تَجَوْرَبْ، والنهي عنه: لَا تَتَجَوْرَبْ، الظرف منه: مُتَجَورَبٌ .

التَّكَوْثُرُ: زیادہ ہونا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

چھٹا باب: تَفَعْوُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور عین اور لام کلمہ کے درمیان ''واؤ'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: التَّسَرْوُلُ: لنگی پہننا۔

صرفِ صغیر: تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا، فهو مُتَسَرْوِلٌ، الامر منه: تَسَرْوَلْ، والنهي عنه: لَا تَتَسَرْوَلْ، الظرف منه: مُتَسَرْوَلٌ .

التَّدَهْوُرُ: رات کا گذرنا۔ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

سبق (۳۰)

ساتواں باب: تَفَيْعُلٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور فا اور عین کلمے کے درمیان ''یاء'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: التَّخَيْعُلُ: بغیر آستین کا کرتا پہننا۔

صرفِ صغیر: تَخَيْعَلَ يَتَخَيْعَلُ تَخَيْعُلًا، فهو مُتَخَيْعِلٌ، الامر منه: تَخَيْعَلْ، والنهي عنه: لَا تَتَخَيْعَلْ، الظرف منه: مُتَخَيْعَلٌ .

التَّعَيْهُرُ: بے سروسامان ہونا، التَّشَيْطُنُ: نافرمانی کرنا۔

جان لیجئے کہ یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

آٹھواں باب: تَفَعْلٍ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''تاء'' اور لام کلمہ کے بعد ''یاء'' کی زیادتی کے ساتھ۔ یہ اصل میں تَفَعْلُيٌ تھا، یاء کی موافقت کے لیے لام کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا، پھر یاء پر ضمہ دشوار سمجھ کر یاء کو ساکن کر دیا، اُس کے بعد یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، تَفَعْلٍ ہو گیا ـــــ جیسے: التَّقَلْسِيْ: ٹوپی پہننا۔

صرفِ صغیر: تَقَلْسٰی[1] یَتَقَلْسٰی، تَقَلْسِیًا، فهو مُتَقَلْسٍ، الامر منه: تَقَلْسَ، والنهی عنه: لَا تَتَقَلْسَ، الظرف منه: مُتَقَلْسًی —— یہ باب بھی قرآن شریف میں نہیں آیا ہے۔

جان لیجئے کہ اِن ابواب کے شروع میں ''تاء'' کی زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہے؛ بلکہ مطاوعت[2] کے معنی (پیدا کرنے) کے لیے ہے، جیسا کہ ''تَدَحْرَجَ'' میں تھی؛ اس لیے کہ الحاق کی زیادتی شروع کلمہ میں نہیں آتی ہے۔[3]

سبق (۳۱)

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے دو باب ہیں، اور یہ دونوں باب قرآن شریف میں نہیں آئے ہیں۔

پہلا باب: اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر، فاکلمہ سے پہلے ''ہمزۂ وصل''، اور عین کلمہ کے بعد ''نون'' کی زیادتی اور لام کلمہ کے تکرار کے ساتھ؛ جیسے: اَلْاِقْعِنْسَاسُ: بہت پیچھے ہٹنا۔

---

(۱) تَقَلْسٰی: اصل میں تَقَلْسَيَ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح؛ لہٰذا یاء کوالف سے بدل دیا، تَقَلْسٰی ہوگیا۔ یَتَقَلْسٰی اصل میں یَتَقَلْسَيُ تھا، اس میں بھی یہی تعلیل ہوئی ہے۔ مُتَقَلْسٍ میں مُقَلْسٍ کی طرح، تَقَلْسَ میں قَلْسِ کی طرح، لَا تَتَقَلْسَ میں لا تُقَلْسِ کی طرح اور مُتَقَلْسًی میں مُقَلْسًی کی طرح تعلیل کرلی جائے۔

(۲) مطاوعت: (علمائے صرف کی اصطلاح میں) فعل متعدی کے بعد کسی فعلِ لازم کو ذکر کرنا، یہ بتانے کے لئے کہ فعلِ اول کے مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے؛ جیسے: بَشَّرْتُ زَیْدًا فَأَبْشَرَ (میں نے زید کو خوش خبری دی تو وہ خوش ہوگیا) اس مثال میں بَشَّرَ فعل متعدی کے بعد أَبْشَرَ فعل لازم یہ بتانے کے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ فعل اول بَشَّرَ کے مفعول زید نے فاعل متکلم کے اثر (خوش خبری) کو قبول کرلیا ہے۔ فعل اول کو مطاوَع کہتے ہیں اور فعل ثانی کو مطاوِع (واؤ کے کسرے کے ساتھ)، مطاوِع فعل اول کی طرف نسبت کرتے ہوئے لازم ہوتا ہے، اگرچہ فی نفسہ متعدی ہو۔

(۳) مصنف کی یہ رائے درست نہیں، صحیح بات یہ ہے کہ فاکلمہ سے پہلے بھی الحاق کی زیادتی آتی ہے، جیسا کہ ابھی ماقبل میں بیان کیا گیا کہ صاحبِ فصولِ اکبری نے اُن اکثر صیغوں کو ملحقات میں شمار کیا ہے جن کے شروع میں زیادتی ہے؛ مثلاً: نَرْجَسَ وغیرہ۔ اگر شروع کلمہ میں الحاق کی زیادتی نہ آتی، تو وہ اُن کو ملحقات میں شمار نہ کرتے۔

صرفِ صغیر: اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا، فهو مُقْعَنْسِسٌ، الامر منه: اِقْعَنْسِسْ، و النهي عنه: لَا تَقْعَنْسِسْ، الظرف منه: مُقْعَنْسَسٌ .

اِلاِعْرِنْكَاكُ: بالوں کا سیاہ ہونا۔

دوسرا باب: اِفْعِنْلَاءٌ کے وزن پر، فا کلمہ سے پہلے ''ہمزۂ وصل''، عین کلمہ کے بعد ''نون'' اور لام کلمہ کے بعد ''یاء'' کی زیادتی کے ساتھ؛ جیسے: اِلاِسْلِنْقَاءُ: چت سونا۔

جان لیجئے کہ اِسْلِنْقَاءٌ اصل میں اِسْلِنْقَايٌ تھا، یاء الف کے بعد (طرف میں) واقع ہوئی؛ لٰہذا یاء کو ہمزہ سے بدل دیا، اِسْلِنْقَاءٌ ہوگیا۔

صرفِ صغیر: اِسْلَنْقٰى، يَسْلَنْقِيْ، اِسْلِنْقَاءً، فهو مُسْلَنْقٍ، الامر منه: اِسْلَنْقِ، و النهي عنه: لَا تَسْلَنْقِ، الظرف منه: مُسْلَنْقًى .[1]

اِلاِسْرِنْدَاءُ: انسان پر نیند کا غلبہ ہونا۔

جان لیجئے - اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں میں شامل فرمائے - کہ الحاق[2] کے معنی لغت میں

---

(۱) اس گردان میں بھی تَقَلْسٰی يَتَقَلْسٰی کی طرح تعلیل کرلی جائے۔

(۲) الحاق کے لغوی معنی: پہنچنے اور پہنچانے کے ہیں۔

اور علمائے صرف کی اصطلاح میں الحاق یہ ہے کہ: ثلاثی میں ایک یا ایک سے زائد حروف کا اضافہ کردیا جائے، تاکہ وہ تمام تصرفات میں صورۃً رباعی مجرد یا مزید فیہ کے وزن پر ہوجائے؛ بشرطیکہ:

۱- اُس میں ملحق بہ کے معانی کے علاوہ خاصیت کے قبیل سے کوئی نئے معنی پیدا نہ ہوں۔

۲- ملحق کو مادہ کے ساتھ مناسبت ہو، یعنی ملحق مادہ پر دلالت کرتا ہو، خواہ یہ دلالت مطابقی ہو، یا تضمنی، یا التزامی۔

۳- ملحق کا مصدر وزن کے لحاظ سے ملحق بہ کے مصدر کے موافق ہو، یعنی جس وزن پر ملحق بہ کا مصدر ہو، بعینہ اُسی وزن پر ملحق کا مصدر بھی ہو۔

۴- اگر ملحق بہ رباعی مزید فیہ ہے، تو رباعی مزید فیہ میں جو زائد حرف ہے، بعینہٖ وہی زائد حرف ملحق میں بھی ہو، اور اُسی جگہ ہو جس جگہ رباعی مزید فیہ میں ہے۔

نوٹ: تمام تصرفات میں رباعی کے وزن پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: اگر فعل ہے، تو حرف کی زیاتی کی وجہ سے مصدر، ماضی، مضارع، امر اور تمام مشتقات میں صورۃً رباعی کے وزن پر ہوجائے۔ اور اگر اسم ہے، تو تصغیر اور جمع تکسیر قیاسی میں اسم رباعی کے وزن پر ہوجائے۔ دیکھئے: (نوادر الاصول ص: ۷۶-۷۷)

فائدہ: ثلاثی مزید فیہ ملحق حرف کی زیادتی کی وجہ سے جس رباعی کے وزن پر ہوجاتا ہے، اُس رباعی کو ملحق بہ کہتے ہیں؛ جیسے: جَلْبَبَ دوسرے باء کی زیادتی کی وجہ سے بَعْثَرَ رباعی کے وزن پر ہوگیا؛ لٰہذا یہاں بَعْثَرَ کو ملحق بہ کہیں گے۔

پہنچنے اور پہنچانے کے ہیں۔ اور علمائے صرف کی اصطلاح میں الحاق: یہ ہے کہ کلمہ میں کوئی حرف زیادہ کردیا جائے تاکہ وہ کلمہ دوسرے کلمے کے وزن پر ہو جائے، اِس غرض سے کہ جو معاملہ ملحق بہ کے ساتھ کیا جاتا ہے، وہی ملحق کے ساتھ بھی کیا جائے۔

الحاق کی شرط یہ ہے کہ: ملحق کا مصدر ملحق بہ کے مصدر کے موافق ہو، مخالف نہ ہو۔

☆......☆......☆

خدا کے فضل وکرم سے میزان الصرف اور منشعب کا اُردو ترجمہ تشریحی اضافوں اور ضروری حواشی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالی اِسے اصل کی طرح قبولِ عام عطا فرمائے، اور بندے اور اُس کے والدین کے لیے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

ابومحمد، جاوید خلیل قاسمی
گاؤں بالو، قصبہ گنگوہ، ضلع سہارن پور (یوپی، انڈیا)
۱۳/ ذی قعدہ ۱۴۳۵ھ، شبِ سہ شنبہ
9012740658

مؤلف کی دیگر تالیفات
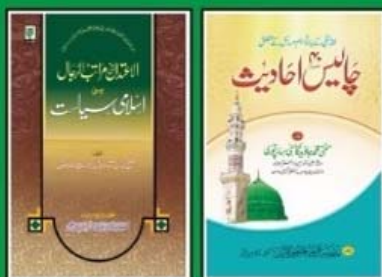
MAKTABA DARUL-FIKR, DEOBAND

Mobile : 9012740658

E-mail: muftijawedqasmi@gmail.com

muftijawed@rediffmail.com